احقاقِ حق

دعا بعد جنازہ

اندھیرے میں سویرا

فتح حق کے علمبرداروں کی

غیر مقلد وہابیوں کی تاریخی شکست اور ذلت آمیز فرار

افادات

ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی

منجانب:

مرکزی جماعت اہلِ سنت وسنی تحریک

نام کتاب: **احقاقِ حق**

- دعا بعد جنازہ
- اندھیرے میں سویرا
- فتح حق کے علمبرداروں کی

افادات: ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی مدظلہ العالی

تعداد: 1100

صفحات: 64

ہدیہ: 40 روپے

منجانب:

مرکزی جماعت اہلِ سنت وسنی تحریک

پہلی کرن

مناظرہ مرالہ محمد اشرف آصف جلالی کے ان اہم مناظروں میں سے ایک ہے جو انہوں نے زمانہ طالب علمی میں احقاق حق کے لئے کئے۔ اس مناظرے میں اہل سنت کی شاندار کامیابی سے پورے علاقہ میں بالخصوص اور پورے ملک میں بالعموم اہل حق کو ایک نیا ولولہ ملا۔

مرالہ کی جس مرکزی جامع مسجد میں یہ مناظرہ ہوا وہ تقریباً نصف صدی سے دیوبندیوں کے تسلط میں تھی' یہاں ان کے پرانے تسلط کی وجہ سے علاقے میں اسے دیوبندیت کا گڑھ سمجھا جاتا تھا لیکن اللہ تعالی کے فضل و کرم اور سرکار مدینہ (ﷺ) کی عنایات کا صدقہ مناظرہ میں اہل سنت کی کامیابی پر یہ مسجد اہل حق کے لئے کھل گئی۔ یہاں پہلا جمعہ محمد اشرف آصف جلالی صاحب نے پڑھایا اس طرح مدتوں بعد اس مسجد کے منبر و محراب سے صلوۃ وسلام کے ترانے سنائے گئے اور فضا نعرہائے تکبیر ورسالت سے معطر ہو گئی۔

مناظرہ کی روئیداد پہلے ایک فل سائز اشتہار کی شکل میں شائع کی گئی تھی جس کا عنوان تھا دیوبند کا سفینہ ڈوب گیا اس دوران ملک بھر سے جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف اور مفتی محمد اشرف آصف صاحب کی طرف' اشتہار کے سلسلے میں سینکڑوں خطوط آئے چنانچہ اشتہار کی دوبارہ اشاعت عمل میں لائی گئی اور پھر مناظر اسلام حضرت علامہ قاری سید محمد عرفان شاہ صاحب مشہدی کی زیر سرپرستی مکتبہ محمدیہ بھکھی شریف کی طرف سے اسے کتابی شکل میں شائع کیا گیا اب لوگوں کے پیہم اصرار پر "**اویسی بک سٹال**" اسے نئے سرے سے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پُورے علاقے میں علماءِ دیوبند کی فتنہ پروری ضرب المثل بن چکی ہے۔ ان کی دن رات کی غذا مسلمانوں کو بدعت کی رسیوں سے باندھ کر شرک کی چھری سے ذبح کرنا ہے جس علاقے سے بھی ان کی بادِ سموم کے جھونکے گزر جاتے ہیں اس علاقے کے مسلمان ان کی تبلیغ کی لُو سے جھلس جاتے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ دن دیہاڑے کاشانۂ ایمان میں نقب زنی کرنے والے یہ لوگ رُوحِ اسلام کی رگِ حیات کاٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مکر وفریب کے یہ پیکر بغل میں چھری اور مُنہ میں رام رام سے اپنا کام نکالتے ہیں۔

لیکن علماءِ اہلِ سُنّت نے پُورے علاقے میں ان کے بھیانک چہرے سے پردہ اُٹھا دیا ہے۔ ذلّت و رُسوائی ان کا مقدر بن چکی ہے۔ اپنے شکار کو دیوبندیت کے پھندے میں مضبوط رکھنے کے لئے مناظرہ کا چیلنج تو کر بیٹھتے ہیں لیکن جونہی علماءِ اہلسنّت مناظرہ کرنے کے لئے شیروں کی طرح گرجتے میدانِ مناظرہ میں آجاتے ہیں پھر یا تو وُہ میدانِ مناظرہ میں آنے کی جسارت ہی نہیں کرتے یا اِتنی کہ آتے ہی چت لیٹ جاتے ہیں۔ اس سلسلہ کی ایک کڑی موضع مُرالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں ۳ جُون بروز پیر کو علماء دیوبند کی انتہائی ذلت آمیز اور مضحکہ خیز شکست ہے۔

مناظرہ کا پس منظر

موضع مرالہ میں اگرچہ کافی عرصہ سے دیوبندی مسلط تھے لیکن وُہ نمازِ جنازہ کے بعد دُعا مانگتے تھے تاکہ اسی طرح گول مول رہ کر اپنی قینچی چلاتے رہیں یہ سب کچھ اُن کا فریب تھا کہ کہیں بھیڑیئے سے بھیڑ کی کھال اُتر نہ جائے ؎

کیونکر حقیقتوں کا پتہ چل سکے کہ لوگ
ملتے ہیں اپنے آپ سے اوڑھ کر نقاب

چونکہ اب انہوں نے بزعمِ خویش اپنے قدم پکّے جما لئے تھے اسلئے اُنہوں نے چند دن قبل اس مصلحت کا پردہ چاک کر دیا اور ایک سُنّی عورت کے جنازہ پر دیوبندی مولوی عبدُالرّحمٰن نے صرف دُعا مانگنے سے ——— انکار ہی نہ کیا بلکہ مانگنے پر شدید ردِّ عمل کا اظہار کیا۔ اسی اثناء میں جن لوگوں کو وُہ لوریاں دے کر سُلا رہے تھے ان کی آنکھ کُھل گئی۔

مُناظرہ کا چیلنج

مذکورہ واقعہ کے بعد دیوبندی مولوی عبدُالرّحمٰن نے نمازِ جمعہ کے اجتماع میں چیلنج کیا کہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا کا کوئی ثبوت اور جواز نہیں ہے۔ اس نے بازو بلند کرتے ہُوئے نتھنے تانتے ہُوئے رگیں اُبھارتے ہوئے سینہ پسارتے ہوئے کہا تم میرے سامنے کوئی مناظر لاؤ جو مجھے دُعا کے جواز کا ثبوت دے۔

مُناظرہ کی تاریخ اور جگہ کا تعین

چوہدری محمّد ولایت ولد سردارا اور سیّد بہادر شاہ صاحب نے اس سلسلہ میں خاصی دلچسپی لی اور کسی آدمی کی نمازِ جنازہ کے بعد جنازہ گاہ میں ہی فریقین کے

درمیان مناظرہ کی جگہ اور تاریخ کا تعین ہوگیا کہ مناظرہ انشاءاللہ ۳ر جون بروز پیر بوقت صبح ۹ بجے وسطی جامع مسجد مرالہ میں ہوگا اور فریقین اپنے اپنے مسلک کے کسی بڑے سے بڑے عالم دین کو مناظرہ کے لئے بلا سکتے ہیں۔

عُلماءِ اہلسنّت کی آمد

چوہدری محمّد ولایت ولد سردارا اور مولانا سیّد بہادر شاہ صاحب نے معروف قدیمی دینی درس گاہ **جامعہ محمّدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف** سے رابطہ کیا۔ لہٰذا ۳ر جون بروز پیر جامعہ محمّدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف (ضلع گجرات) کی طرف سے فضلاءِ جامعہ مولانا حافظ محمّد اشرف آصف جلالی اور ان کے معاونین مولانا ارشاد احمد جلالی علامہ و حافظ حق نواز چشتی صاحب کتب مناظرہ کی کثیر تعداد کے ساتھ حسب روایت مقررہ وقت پر مرالہ پہنچ گئے۔ مقررہ وقت سے تقریباً آدھ گھنٹہ بعد سیّد بہادر شاہ صاحب نے علماءِ دیو بند سے رابطہ کیا کہ ہمارے علماء وقت متعیّنہ پر پہنچ چکے ہیں لہٰذا مناظرہ شروع ہو جانا چاہیئے لیکن علماء دیو بند میدانِ مناظرہ میں آنے سے گریز کرتے رہے اور مختلف ہتھکنڈوں اور سفارشات سے مناظرہ رُکوانے کی کوشش کی۔ آخر کار اہلسنّت وجماعت کے مقامی ذمّہ دار حضرات نے پونے دس بجے کے قریب جامع مسجد جنوبی سے اعلان کیا کہ جو لوگ دُعا بعد از نماز جنازہ کے مسئلے پر مناظرہ سننا چاہتے ہیں وہ وسطی جامع مسجد مرالہ میں پہنچ جائیں۔ اس اعلان کے بعد علماء اہلسنت وجماعت صاحبزادہ پیر **محمّد عبدُ الجلیل** صاحب۔ حافظ محمّد اشرف آصف جلالی۔ مولانا شیخ محمّد امین صاحب اور دیگر علماء کرام عوام اہلسنّت کے ہمراہ وسطی جامع مسجد میں پہنچ گئے۔ ہُوا یوں کہ حیرت بھی متحیّر تھی کہ جس مسجد کے منبر پر

مولوی عبدُ الرّحمٰن دیو بندی چیلنج کیا کرتا تھا اب اس مسجد میں علماءِ اہلسنّت اور عوام اہلسُنّت بیٹھے تھے۔ میز کتابوں سے بھرے پڑے تھے لیکن ابھی تک علماء دیو بند کسی حصار میں بند تھے۔ اس سے بڑھ کر ان کی ذلّت کیا تھی کہ اب ایک ایک منٹ ان پر ضعیت کا قرض اور شکست کا مرض بڑھتا جا رہا تھا۔ ایک ایک گھڑی سے ان کی رسوائی مترشح ہو رہی تھی۔ بار بار اصرار کرنے پر کہ علماء دیو بند کو مسجد میں لاؤ یہ جواب ملا کہ وہ کہتے ہیں کسی بند کمرے میں دُو دُو آدمی بیٹھ کر مناظرہ کریں گے۔ باقی لوگوں کو وہاں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔ یہ عجیب بات تھی جو پہلے دیو بند تھے تو اب مکان بند کا مطالبہ کرنے لگے۔ اس پر حافظ مُحمّد اشرف آصف جلالی نے جواب دیا کہ عوام مسئلے کی وضاحت کے منتظر ہیں جاؤ وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ گفتگو عوام کے رُو برو ہوگی تاکہ ان کے شکوک وشبہات دُور ہو جائیں لیکن علماء دیو بند عوام کی عدالت میں پیش ہونے سے اعراض کر رہے تھے انہیں خوف تھا کہ کہیں دیو بند کی کمند کے پیوند رضوی طوفان سے ٹوٹ نہ جائیں لیکن بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ آخر علماء اہلسنّت کے صبر کا پیمانہ لبریز اور علماء دیو بند کے فرار کا بہانہ معنی خیز ہوتا گیا۔ وقتِ مقررہ سے دو گھنٹے اور علماء اہلسنّت کے وسطی مسجد میں جانے کے تقریباً ایک گھنٹہ بعد علماء دیو بند اور معاونین مسجد میں نمودار ہوئے۔

علماء دیو بند علماء اہلسنّت کے بالمقابل مسجد میں بیٹھ گئے درمیان میں صرف کتابیں حائل تھیں۔ عوام النّاس کے انتظار کی گھڑیاں ختم ہونے والی تھیں کہ ابھی حق و باطل کا امتیاز ہونے والا ہے۔ سُنّی مناظر حافظ محمّد اشرف آصف جلالی نے کہا کہ پہلے شرط طے کرلیں۔ ادھر سے دیو بندی مناظر مولوی عبد الرّحمٰن اٹھا لیکن وہ اچانک مناظر

نہیں سائل تھا۔ علماءِ اہلِ سُنّت کو مخاطب کر کے کہنے لگا کہ میں مناظرہ نہیں کروں گا۔ اس کا یہ کہنا ہی تھا کہ دیوبندیوں کے سر نگوں ہوگئے کہ جس مسجد کے منبر پر بیٹھے ہمارے مولوی صاحب نے علماءِ اہلسنت کو للکارا تھا اب اسی مسجد میں ہمارے مولوی صاحب مناظرہ سے پہلے ہی چت لیٹ گئے ہیں۔

قارئین! دیوبندی مناظر نے جب اپنے عوام کے ڈر سے اور کوئی راہِ فرار نہ پائی تو سائل بن بیٹھا دیکھو خدا تعالیٰ کی شان یہی دیوبندی کہتے ہیں کہ غیر اللہ سے سوال شرک ہے وہی آج غیر اللہ کے سامنے سائل بنے بیٹھے ہیں۔ بہرحال سُنّی مناظر نے ارخاءِ عنان کے طور پر دیوبندی مناظر مولوی عَبدُالرّحمٰن کو سائل تسلیم کرلیا پھر گفتگو شروع ہوئی۔ دیوبندی سائل نے کہا کہ مجھے کچھ شکوک وشبہات ہیں اگر وہ دُور ہوجائیں تو اس مجمع میں معافی مانگوں گا اور توبہ کردوں گا۔

سُنّی مناظر حافظ محمد اشرف آصف جلالی نے کہا کہ اگر تم سائل ہو تو پھر تم نقض ومنع ومعارضہ وغیرہ کے مجاز نہیں ہو گے اور اگر تم نے ایسے جرح کرنی ہے تو پھر پہلے شروط طے کر لیتے ہیں تو پھر مناظرہ شروع ہوگا۔ بہرحال علماءِ دیوبند کے اس نمائندہ نے کہا کہ میں مناظر نہیں ہوں لیکن یہ اس نے صرف شروطِ مناظرہ سے بچنے کے لئے حیلہ تلاش کیا تھا ویسے وہ ایک مناظر کی طرح معارضہ ومنع پیش کرتا رہا۔

مولانا محمد اشرف آصف جلالی: اے سائل تم اپنی حیثیت بیان کرو اس لئے کہ سائل کی حیثیت کے پیشِ نظر جواب دیا جائے گا۔

مولوی عبدُالرحمٰن دیوبندی: سوال کے جواب کے لئے سائل کی حیثیت کی کیا ضرورت ہے؟

حافظ محمد اشرف آصف: جیسی بیماری ہو ویسا علاج کیا جاتا ہے آپ بتائیں کہ آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد اگر مقلد ہیں تو کس کے مقلد ہیں۔ آپ اپنی حیثیت بیان کریں آپ کی اس حیثیت کے پیشِ نظر آپ کو جواب دیا جائے گا۔

مولوی عبدُالرحمٰن دیوبندی: (کافی دیر ہچکچانے کے بعد) سائل حنفی ہے۔

حافظ محمد اشرف آصف: ٹھیک ہے اب تم سوال کرو۔

مولوی عبدُالرحمٰن دیوبندی: میرا سوال یہ ہے کہ مجھے دُعا بعد از نمازِ جنازہ کے ثبوت کے لئے حدیث چاہیئے کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے میت اُٹھانے سے پہلے بیٹھ کر میت کے لئے دُعا کی ہو۔

حافظ محمد اشرف آصف جلالی: آپ نے ابھی کہا ہے کہ میں مقلد ہوں اور حنفی ہوں اور اصولِ فقہ حنفیہ چار ہیں۔ کتاب اللہ۔ سُنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اجماع اور قیاس۔ آپ نے دُعا بعد از نمازِ جنازہ کے لئے حدیث ہی (اور وہ بھی فعلی) کیوں بطور دلیل طلب کی ہے کیا تمہارے نزدیک کسی شے کے ثبوت کے لئے صرف ایسی دلیل ہی ہوسکتی ہے۔ آپ نے صرف ایک دلیل کو ثبوتِ مسئلہ کیلئے مختص کرکے باقی ادلہ سے انکار کیا ہے۔ آپ نے اس مسئلہ کے ثبوت کیلئے سب سے پہلے قرآن مجید کی آیت کا مطالبہ کیوں نہیں کیا۔ احناف کے اصول میں ادلہ اربعہ بالترتیب ادلہ ہیں۔ آپ اگر یہ تحریر کردیں کہ کسی مسئلہ کے ثبوت کیلئے دلیل صرف حدیث (فعلی) ہی بن سکتی ہے تو میں ابھی حدیث پیش کرتا ہوں۔

مولوی عبدُالرحمٰن دیوبندی: کافی دیر تک تو حدیث کا ہی مطالبہ کرتا رہا بعد میں اس نے کہا کہ ٹھیک ہے ادلہ اربعہ سے دلیل دے دی جائے۔

حافظ محمد اشرف آصف جلالی: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا مَانِعَ لِحُکْمِہٖ اٰلخ خطبہ پڑھا اور پھر کہا ۔معزز سامعین میں آپ کو نہایت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ جنہوں نے ایک مسئلہ کی شرعی وضاحت کے لیئے اور محض اظہارِ حق کے لیئے اِس مباحثہ کا اہتمام کیا ہے ۔ حضرات سوال کیا گیا ہے کہ نماز جنازہ کے بعد دُعا کے جواز پر ثبوت دیا جائے تو میں سب سے پہلے اس مسئلہ کے ثبوت کے لئے قرآن مجید کی آیت پیش کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے : اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (پارہ نمبر۲) کہ میں دُعا کرنے والے کی دُعا کی اجابت کرتا ہوں (سُنتا ہوں قبول کرتا ہوں) جب بھی کوئی مجھ سے دُعا مانگے ۔قرآن مجید کی اس آیت میں دُعا کرنے کے وقت کے بارے میں کوئی قید نہیں ہے بلکہ مطلقاً حکم ہے جب بھی دُعا مانگو میں قبول کروں گا یعنی ایسی کوئی قید نہیں ہے کہ فلاں وقت تو سُنتا ہوں فلاں وقت نہیں سُنتا کہ آگے پیچھے تو سُنتا ہوں جنازہ کے بعد نہیں سُنتا بلکہ وُہ ہر وقت دُعا سُنتا ہے جب خالقِ کائنات اللہ تعالیٰ نے دُعا کیساتھ کوئی قید نہیں لگائی تو ہمیں یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ ہم اپنی طرف سے قید لگائیں اور کہہ دیں کہ نماز جنازہ کے بعد دُعا جائز نہیں ۔اب صرف ان مقامات پر دُعا کا استثنا ہو سکتا ہے جو شرعاً ممنوع ہیں اور پھر یہاں جزی میں دلیل کا مطالبہ کرنا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے نماز جنازہ پڑھنے کے بعد میّت اُٹھانے سے پہلے دُعا مانگی ہو یہ جہالت ہے اسلئے قرآن مجید ایک قانون ہے اور قانون قاعدہ کلیہ ہوتا ہے جو تمام جزئیات پر منطبق ہوتا ہے ۔ہر ہر جزی کو بیان نہیں کیا جاتا اسلئے کہ جزئیات تو غیر متناہی بھی ہو سکتی ہیں لہٰذا دلیل سے ایک قانون ثابت ہو گا اور یہ قانون جو کُلی ہے اس کے تحت جتنے جزئیات ہیں ان تمام کے ثبوت کے لئے وہی دلیل کافی ہو گی ۔تمام اوقات میں دُعا (اوقات منہیہ شرعاً کے علاوہ) ایک

کُلی ہے اور جنازہ کے بعد کی دُعا اس کُلی کے جزئیات میں سے ایک جزی ہے جیسے اس آیت سے مطلقاً دُعا ثابت ہو رہی ہے ایسے اس کلی کے فرد (دُعا بعد از نماز جنازہ) کے لئے یہی آیت ثبوت فراہم کرتی ہے جیسے یہ کُلی دُعا نماز پنجگانہ کے بعد کی گئی دُعا پر منطبق ہوتی ہے ایسے ہی نماز جنازہ کے بعد کی گئی دُعا پر بھی منطبق ہوتی ہے اب اس کی مثال دیکھ لیجئے کہ کُلی کے لئے جو حکم ثابت ہو وہی حکم اس کلی کے ہر فرد کے لئے ہو گا اگرچہ علیحدہ فرد کے لئے وُہ حکم نہ بیان کیا گیا ہو ۔قرآن مجید میں ہے کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی ۔کہ جب ایک مسلمان دُوسرے مسلمان کو ناحق قتل کر دے تو قاتل کو مقتول کے بدلے میں قصاصاً قتل کر دیا جائے گا اب ایک آدمی جس کا نام زید ہے اس نے عمرو کو قتل کر دیا تو قاضی نے فیصلہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ قاتل کو مقتول کے بدلے میں قتل کر دو ۔لہٰذا زید کو قتل کر دو اب زید یہ مطالبہ کرے کہ قرآن مجید میں تو مطلقاً قاتل کے بارے میں (اطلاق جزئیات کے اسماء کے لحاظ سے ہے) حکم ہے میرا نام تو وہاں ذکر نہیں ہے ۔میرا نام قرآن مجید یا حدیث سے دکھاؤ تو پھر مجھے قتل کر دینا تو اب کوئی بھی صاحب عقل اس کی بات کو تسلیم نہیں کریگا بلکہ اسے کہا جائے گا کہ (مسلمان کا ناحق اور عمداً قاتل) قاتل ایک کُلی ہے اس کلی کا تو ایک فرد ہے یہ قصاص کا حکم ہر ہر فرد کے لئے ثابت ہے لہٰذا تیرے لئے بھی ثابت ہے تو جیسے قرآن مجید کی آیت میں زید کا نام تو نہیں تھا لیکن زید کے لئے قصاص کا حکم ثابت ہو گا ایسے ہی قرآن مجید میں اگرچہ دعا بعد از نماز جنازہ (جزی) کا ذکر نہیں ہے لیکن اس آیت سے اس دُعا کا بھی ثبوت ہو جائے گا کیونکہ یہ اس کلی میں داخل ہے ۔کُلی دعا مانگنا جائز ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی اجابت فرماتا ہے ایسے ہی نماز جنازہ کے بعد دُعا کا حکم ہے دُوسری آیت : اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ

سَیَدۡخُلُوۡنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیۡنَ٥ (۲۴ پارہ)۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دُعا کی اجابت کروں گا وہ لوگ جو مجھ سے دُعا میں تکبر کرتے ہیں عنقریب جہنّم میں ذلیل ہو کر داخل ہو جائیں گے یہاں بھی خالقِ کائنات جلّ جلالہٗ نے مطلقاً فرمایا کہ مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔ خالقِ کائنات نے کوئی پابندی لگائی کہ اگر فلاں وقت دُعا کرو گے تو دُعا ہو گی اور اگر جنازہ کے بعد دُعا مانگو گے تو جائز نہیں ہے بلکہ اُس نے فرمایا جب بھی دُعا مانگو میں سُنتا ہوں نہ اُسے نیند آتی ہے نہ وُہ تھک جاتا ہے اور نہ ہی کہیں سفر پر جاتا ہے اگر تم جنازہ کے بعد دُعا مانگو تو یہ دعا اُس کو معاذ اللہ ناگوار گزرے اور یہ ناجائز ہو اور اس کو وہ قبول نہ فرمائے بلکہ اس دُعا کو بھی وہ قبول فرمائے گا اب میں نے پہلی باری میں قرآن مجید کی دو آیات پڑھی ہیں اور ان میں سے دعا بعد از نماز جنازہ کو ثابت کیا ہے اور میرا دعویٰ یہاں یہ ہے کہ یہاں تقیید نہیں ہے۔ قرآن مجید کی کسی آیت سے یا کسی حدیث سے کوئی یہ نہیں دکھا سکتا کہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ نے یہ فرمایا ہو ویسے تو مجھ سے دعا مانگو مگر جنازہ کے بعد نہ مانگنا۔ جب شارع نے تقیید نہیں کی اور نماز جنازہ کے بعد دُعا مانگنے سے نہیں روکا تو آج کوئی سپیکر کھول کر کہہ دے کہ جنازہ کے بعد دُعا ناجائز ہے تو ہم میں کسی کو اختیار حاصل نہیں ہے اسلئے کہ قرآن کریم کے مطلق کو مقید کرنے کے لئے آیت کی طرح قطعی دلیل کی ضرورت ہے اور جو کوئی اپنی طرف سے دُعا کے بارہ میں کوئی شرط یا قید لگائے تو وہ باطل ہے۔ یہ میرے ہاتھ میں مشکوٰۃ شریف ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ فقیہہ فاضلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں یہ حدیث کے اس حصّے کے الفاظ ہیں: ثم قام رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم فی الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد فما بال رجال یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللہ

مَا کان من شرط لیست فی کتاب اللہ فھو باطل کہ سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہو گئے حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو کتاب اللہ میں وُہ شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں اور ایسی شرط لگانا جو کتاب اللہ میں نہیں ہے وہ شرط باطل ہے یہ حدیث بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے اب آپ پر واضح ہو گیا ہے کہ کتاب اللہ میں تو یہ شرط نہیں ہے کہ جنازہ کے بعد دُعا نہ مانگو یہ شرط دیو بندی اپنے پاس سے لگا رہے ہیں اور اس شرط کی کوئی حیثیت نہیں ہے اِسلئے کہ سیّدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ ایسی شرط باطل ہے۔ اب دُوسرے نمبر پر حدیث شریف ہے۔ امام بخاری کے اُستاد کی کتاب مصنف ابن ابی شیبہ کی تیسری جلد میرے ہاتھ میں ہے میں تمہارے سامنے خلیفۃ الرسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم کا عمل پیش کر رہا ہُوں حدثنا علی ابن مسھر عن الشیبانی عن عمیر ابن سعید قال صلیت مع علیؓ علیٰ یزید بن المکفف فکبر علیہ اربعا ثم مشیٰ حتّٰی اتاہ فقال اللّٰھُمّ عبدك وابن عبدك انزل بك الیوم فاغفرلہ ذنبہ ووسع علیہ مدخلہ الخ۔ حضرت عمیر بن سعید فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یزید بن مکفف کا جنازہ پڑھا آپ نے اس پر چار تکبیریں کہیں پھر آپ اس کی چارپائی کے نزدیک گئے تو آپ نے مذکورہ دُعا اِس آدمی کے حق میں فرمائی اِسلئے کہ جب آپ نے اس کی چارپائی کی طرف چند قدم اُٹھائے تو اس وقت نماز جنازہ ختم ہو چکی تھی۔ اور یہ دُعا نماز جنازہ کے بعد والی دُعا تھی۔

<u>مولوی عبدُالرحمٰن دیوبندی</u>: جو حدیث تم نے پیش کی ہے اس میں سلام کا ذکر نہیں ہے صرف چار تکبیروں کا ذکر ہے حالانکہ نماز جنازہ میں تو چار تکبیروں کے بعد سلام ہوتا ہے۔

<u>حافظ محمد اشرف آصف جلالی</u>: عدم ذکر شی عدم شی کو مستلزم نہیں ہوتا یہ متفق

قانون ہے کہ اگر کسی شے کا ایک مقام پر ذکر نہ ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وُہ شئے واقعہ میں ہی نہیں ہے مثلاً آیت کریمہ ہے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ۔ اب اس آیت کریمہ میں حج روزہ کا ذکر نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ نفس الامر میں حج اور روزہ ہیں ہی نہیں بلکہ اور مقام پر حج، روزہ کا ذکر ہے۔ ایسے ہی اور احادیث شریف میں سلام کا بھی ذکر ہے سُنّی مناظر کی اتنی طویل تقریر جو کہ قرآن و حدیث اور اصول پر مبنی تھی پُورے اجتماع نے نہایت توجہ سے سُنّی اور سمجھی اور اکثر لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اب فیصلہ ہو گیا ہے۔

مولوی عبدالرحمٰن دیوبندی: تم نے جو حدیث پیش کی ہے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل ہے۔ میرا مطالبہ ہے کہ خود حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا فعل ہو۔

حافظ محمّد اشرف آصف جلاَلی: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا ہی طریقہ ہے اسلیئے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خود ہی فرمایا ہے کہ علیکم بسنّتی وسنّۃ الخلفاء الراشدین۔ تم پر میری اور میرے خلفائے راشدین کی سُنت لازم ہے تم نے محض شور مچا رکھا ہے ہم نے اسی لیئے کہا تھا کہ شرائط طے کر لیں، اب بھی ہمارے ساتھ شرائط طے کر و ہم مناظرہ کرتے ہیں ۔اگر قانون کے مطابق بات کرو گے تو جو مطالبہ کرو گے ہم پُورا کریں گے ۔

مولوی عبدالرحمٰن دیوبندی: پھر وہی بات پھر آپ مناظرہ کی طرف ہی جانے لگے۔

مولانا محمّد اشرف آصف جلاَلی: بھئی مناظرہ کوئی گالی نہیں کوئی حرام فعل نہیں اسی مناظرے کا تو تم نے چیلنج دیا تھا۔

اب بوڑھا دیوبندی مولوی اپنی جامع مسجد میں قبلہ کی طرف منہ کرکے نوجوان سُنّی مناظر

کے سامنے ہاتھ باندھ کر کہہ رہا تھا مسئلہ ویسے حل کر دو میرے دل میں بغض وحسد نہیں مناظرہ کی کیا ضرورت ہے ؎

یہ رضاؔ کے نیزے کی مار ہے ٭ کہ عدو کے سینے میں غار ہے

دیوبندی مولوی: میرا مقصد یہی ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بھی کئی جنازے پڑھائے ہوں گے جب آپ نے دُعا نہیں مانگی تو تم کیوں مانگتے ہو۔

مولانا محمّد اشرف آصف: اگر فرض کر لیا جائے کہ آپ نے دُعا نہیں مانگی تو میں پوچھتا ہُوں کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم جمعہ پڑھاتے تھے یا نہیں اور یقیناً پڑھاتے تھے کیا آپ کے زمانے میں جمعہ کی دُوسری اذان دی گئی۔ نہیں دی گئی تو پھر تم دُوسری اذان کیوں دیتے ہو۔ اگر دُعا حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے نہ مانگی ہو تو تم نہیں مانگتے اگر اذان نہ پڑھوائی تو تم دُوسری اذان کیوں پڑھواتے ہو۔ ایسے ہی آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مساجد تعمیر کیں اور آپ محراب تعمیر نہیں فرماتے تھے تو تم مسجد کا محراب کیوں بناتے ہو۔

صُوفی محمّد امین صاحب: صحابہ کی طرح ایمان لانے کا ہمیں حُکم ہے جب خلیفہ رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم سے دُعا ثابت ہے تو تم کیوں انکار کرتے ہو۔ ورنہ پُورے رمضان میں نماز تراویح بھی چھوڑ دیں اِسلئے کہ حضُور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے تو پُورے رمضان المبارک میں باجماعت نماز تراویح ادا نہیں کی۔

مولوی عبدالرحمٰن دیوبندی: پھر تم ادھر ادھر چلے جاتے ہو مجھے حدیث دکھاؤ۔

مولانا محمّد اشرف آصف جلاَلی: تم حدیث کی تعریف کرو۔

بار بار اصرار کے باوجود دیوبندی مولوی نے اپنے حواریوں میں منہ کو چھپا لیا اور وہ حدیث کی تعریف نہ کر سکا۔

مولانا محمد اشرف آصف جلالی: جس کو حدیث کی تعریف بھی نہیں آتی وُہ ہم سے حدیث کا مطالبہ کیسے کر سکتا ہے۔ کیا تمہارے نزدیک حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام کا فعل ہی حدیث ہے۔ حدیث قولی اور تقریری کی تمہارے نزدیک کوئی حقیقت نہیں۔ کیا تم خلیفۂ راشد کی سُنّت کو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سُنّت نہیں سمجھتے یہ میرے ہاتھ میں اصُول حدیث کی کتاب نخبۃُ الفکر ہے۔ حدیث صرف وُہ ہی نہیں جو تم سمجھتے ہو بلکہ حدیث میں صحابہ کا عمل بھی شامل ہے جس پر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے سکوت فرمایا ہو۔ دیکھئے دیوبندی فرقہ بھی عجیب ہے کہیں خلافتِ راشدہ زندہ باد کے نعرے اور کہیں خلیفۂ راشد کے عمل کو مردُود کر دیا۔ اب منظر یہ تھا کہ عوام النّاس خصُوصاً اہلسنّت پر علماء دیوبند کا جھُوٹ عیاں ہو چکا تھا۔ سُنّی مناظر نے بار بار گرجتے ہوئے کہا کہ لوگو خاموش ہو جاؤ میں اب سیّدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمان اور حکم پیش کرتا ہُوں۔ یہ میرے ہاتھ میں سنن ابن ماجہ ہے صحاحِ ستّہ کی حدیث پیش کر رہا ہُوں اگر کسی راوی پر اعتراض ہو تو بیان کرو۔ حدّثنا ابوعبید محمّد بن میمون المدینی ثنا محمّد بن سلمۃ الحرانی عن محمد بن اسحاق عن محمّد بن ابراهیم بن الحرث التیمی عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمان عن ابی هریرۃ سمعت رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اِذا صلّیتم علی المیّت فاخلصوا له الدّعاء حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے خُود سیّدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے سُنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا جب تم نمازِ جنازہ پڑھ لو تو پھر اس میّت کے لیئے خلوص سے دُعا مانگو۔ اَخلصُوا اَمر کا صیغہ ہے اور آپ نے فرمایا فاخلصوا نمازِ جنازہ کے بعد دُعا مانگنے کا حکم فرمایا اِس لئے کہ فا تعقیب مع الوصل کے لئے ہوتی ہے یہ میرے ہاتھ اصول فقہ کی جامع اور آخری کتاب توضیح وتلویح ہے

صاحبِ توضیح وتلویح نے کہا ہے اَلفَاءُ لِلتَّعقِیبِ مَعَ الْوَصْلِ یعنی فا کے بعد جس کا ذکر ہو وہ متصل بعد میں ہوتا ہے اور توضیح وتلویح میں ہے کہ فا کتاب اللہ کا خاص ہے اس کا مدلول تعقیب مع الوصل قطعی ہے۔

اب علمائے دیوبند کو زمین دھنسنے کیلئے جگہ نہیں دے رہی تھی۔ لوگ اہلسنّت و جماعت پر حیران تھے کہ ایک طرف سے ایک لڑکا دلائل کے انبار لگا رہا ہے اور دوسری طرف نیت کے حامی علماء خاموش بیٹھے ہیں اور دُوسری طرف علماء دیوبند کا وُہ نمائندہ ہے جسکی داڑھی شرک کے فتوے لگاتے لگاتے سفید ہو چکی ہے پھر بھی سُنّی مناظر کی کسی ایک بات کو ردّ نہیں کر سکا۔ سُنّی مناظر محمد اشرف جلالی نے مزید گرجتے ہُوئے صحابئ رسُول کے فعل سے اس بات کو ثابت کیا کہ یہاں فا تعقیب مع الوصل کے لئے ہے یہ میرے ہاتھ میں المبسوط کی جلد ۲ ہے۔ یہ ظاہر الراویہ پر مشتمل ہے۔ یہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازے میں شریک نہ ہو سکے جب آپ قریب پہنچے تو آپ نے کہا ان سبقتونی بالصّلوٰۃ علیہ فلا تسبقونی بالدعاله۔ اگر تم نے نمازِ جنازہ مجھ سے پہلے پڑھ لی ہے تو مجھ سے پہلے دُعا نہ مانگنا دعا میں مجھے بھی شریک کر لینا صحابئ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اس فرمان سے اور اس ہیئت سے پتہ چلتا ہے کہ صحابۂ کرام نمازِ جنازہ کے بعد مانگتے تھے کیونکہ صحابہ علیہم الرضوان کا جمِ غفیر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازے میں موجود تھا اگر دُعا ناجائز ہوتی تو وُہ انکار کر دیتے۔

دیوبندی مولوی: فوراً یکبار اُٹھا اور کہنے لگا معنی غلط کر رہے ہو مجھے بھی دُعا میں شامل کر لینا یہ کس لفظ کا معنیٰ ہے۔ اب اپنے مولوی کو بوکھلاہٹ میں دیکھ کر دیوبندی اُٹھ کھڑے ہُوئے اور اس کے ساتھ ہی یارسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فلک شگاف نعروں سے اس مسجد کے در و دیوار گونج اُٹھے جسکی زینتیں بھی یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی آواز سُننے کو ترستی تھیں بُنی

مناظر مسلسل بلند آواز سے دیوبندی مولوی کو کہہ رہا تھا کہ مولوی صاحب اگر معنیٰ غلط ہے تو میں ہزار روپیہ انعام دیتا ہوں اور مجھے صحیح معنیٰ کر کے دکھائیں لیکن علماء اہلسنت کے پکڑتے پکڑتے علماء دیوبند وسطی مسجد سے فرار ہو گئے۔ سُنی مناظر نے پھر عوام کو بٹھایا اور علماء دیوبند کے فرار ہونے کے بعد وہیں خطاب کیا اور چیلنج کیا اگر معنیٰ غلط ہو تو میں ہزار روپیہ انعام دیتا ہوں اور مجھے صحیح معنیٰ کر کے دکھاؤ۔ دیوبندی علماء کے فرار کے تقریباً دس منٹ بعد علماء اہل سُنّت مسجد سے فاتحانہ جلوس کی شکل میں نکلے اور لوگ جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف کے علماء کو خراجِ تحسین پیش کر رہے تھے اور نعرۂ تکبیر و نعرۂ رسالت۔ فیض رضا جاری رہے گا۔ اہلِ سنّت کی ضیاء۔ پیر جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نعرے لگا رہے تھے۔ دن کی روشنی میں حق بھی روشن ہو چکا تھا۔ وسطی مسجد میں ہی اعلان کر دیا گیا کہ ابھی جامع مسجد جنوبی میں جلسہ ہو گا۔ جلسہ میں مولانا محمد اشرف آصف جلالی صاحب نے اور دیگر عُلماء نے اسی موضوع پر مفصّل خطاب کیا اور عوام اہلسنت کو اس عظیم فتح پر مبارک باد دی۔

علماء دیوبند کو دوبارہ دعوت دی کہ اگر تم شبہ لیکر بھاگ گئے ہو تو دوبارہ آؤ اور عوام سے بھی ہر ایک کو اجازت ہے وہ سوال کر سکتا ہے۔

لیکن عوام مطمئن ہو چکے تھے صلوٰۃ وسلام کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہُوا۔

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ

مناظر اسلام مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب کی "اظہار حق مہم" کے سلسلہ کی ایک جھلک

اندھیرے میں سویرا

از قلم:

مولانا محمد عابد جلالی، ایم۔اے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده و نصلي و نسلم على رسوله الكريم

فتنہ دیوبندیت کے زہریلے اثرات ہر کہیں نظر آتے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ ان نام نہاد توحید پرستوں نے لاکھوں مومنوں کو دولت ایمان سے محروم کر دیا ہے۔ ہر گھڑی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چراغ گل کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ شیطان کے ساتھ اتنے مخلص ہیں کہ شب و روز اس کی خوشنودی کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں اور اس کو راضی رکھنے کے لئے ہر حربہ استعمال کرتے ہیں۔ مقربین خدا تعالیٰ کی گستاخی ان کا آبائی پیشہ ہے جس سے ان کو کبھی فرصت نہیں ملتی۔ ہر چھوٹا بڑا، امیر و غریب یہی کاروبار کرتا ہے۔

کوئی تحریر کی صورت میں تو کوئی تقریر کے حال میں۔ کوئی تدریس کے روپ میں تو کوئی تبلیغ کے جال میں، کوئی اجتہاد کے خواب میں تو کوئی منافقت کے جاب میں، کوئی تعلیمی نصاب میں تو کوئی منبر و محراب میں، کوئی منزل و دار میں تو کوئی گلی و بازار میں، کوئی دوکان و مطب میں تو کوئی مسجد و مکتب میں، سفر و حضر میں، شام و سحر میں،

جہاں بھی ممکن ہو۔ ہاتھ میں قینچی لے کر، بغل میں چھری لے کر، دانتوں میں تلوار لے کر، صوفیانہ گفتار لے کر، خدا اور رسول ﷺ کا نام لے کر، ابلیس کا دام لے کر، عداوت کے جراثیم لے کر، گستاخی کے مفاہیم لے کر، توہین کے سراغ لے کر، جھوٹے سجدوں کے داغ لے کر، نجدیت کی بدبو پھیلانے کے لئے، طاغوتی پرچم لہرانے کے لئے، شرک کے فتوے لگانے کے لئے، کلبی تقوے سکھلانے کے لئے، بدعت کے تیر چلانے کے لئے، گلستان عقیدت جلانے کے لئے، صراط مستقیم بھلانے کے لئے، ختم و درود چھڑانے کے لئے، شعار اسلام مٹانے کے لئے، نار جہنم بھڑکانے کے لئے، بلکہ جہنم میں ساتھ لے جانے کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔

کئی بھیس بدلتے، ہیں کئی روپ اپناتے ہیں، ہر ہتھکنڈا استعمال کرتے ہیں، مناظروں کا چیلنج بھی کرتے ہیں، مباحثوں کا شور بھی مچاتے ہیں، مگر وقت آنے پر نظر نہیں آتے۔ پھر اعلانات کئے جاتے ہیں، بار بار بلایا جاتا ہے۔ لوگ تلاش میں نکلتے ہیں لیکن کوئی سراغ نہیں ملتا۔ اگر کہیں سے کوئی کھوج مل بھی جائے تو پھر میدان میں آنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ہاں اگر کبھی بد قسمتی سے پھنس جائیں تو علماء اہلسنت ان بھیڑیوں کا بھیڑ نما پیراہن تار تار کر کے ان کے بھیانک چہروں کو بے نقاب اور ان کے غلیظ مشن کو بے حجاب کر دیتے ہیں۔

پھر مناظرہ تو کجا، مباحث تو درکنار، تقریر و تبلیغ کی مجال کہاں، بلکہ زبانیں گونگی، کان بہرے، آنکھیں چندھیا جاتی ہیں اور صم بکم عمی کی اس طرح تصویر بن جاتے ہیں کہ اپنے بھی جھنجوڑتے ہیں، بیگانے بھی دھتکارتے ہیں، ہر طرف سے لعن طعن بھی ہوتی ہے کہ اب بات کیوں نہیں کرتے؟ چیلنج تو تم نے خود کیا تھا اور بار بار کیا تھا۔ اب بات کرو! مگر جوتے پڑنے کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ چت لیٹ جاتے ہیں بلکہ موقع پا کر فرار ہو جاتے ہیں۔

ایسا ہی ایک ذلت آمیز اور حیرت انگیز واقعہ 26 دسمبر 2001ء بروز بدھ موضع کراڑیوالا (نزد ڈنگہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات) میں پیش آیا ہے۔

پس منظر:۔

موضع کراڑیوالا میں حاجی سلطان نامی ایک آدمی مسلک دیوبند کا نمائندہ ہے۔ جو کافی دیر تک کویت میں مقیم رہا ہے۔ اب یہاں پر وہ اس کوشش میں رہتا ہے کہ دیو بندیت کے جال میں لا کر لوگوں کے ایمان چھین لئے جائیں۔ اس مقصد کو عملی جامعہ پہنانے کے لئے وہ مختلف قسم کی سازشیں کرتا رہتا ہے اور کئی رنگ بدلتا رہتا ہے۔

گزشتہ رمضان المبارک میں اس نے گاؤں کی مرکزی جامع مسجد میں جمعہ کے موقع پر تقریر کرنے کے لئے اجازت مانگی کہ مجھے بھی ٹائم دیا جائے۔ جس پر مسجد مذکور کے امام و خطیب مولانا محمد اکرم جلالی صاحب نے کہا کہ تمہارا تعلق مسلک دیوبند سے ہے اور وہ گستاخ رسول ﷺ ہیں۔ انہوں نے اپنی کتابوں کے اندر شان رسالت میں بڑی بڑی گستاخیاں کی ہیں۔ جن کی بناء پر عرب و عجم کے علماء نے ان کے بارے میں کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ اس لئے جب تک آپ اس عقیدہ سے توبہ نہ کر لیں اس وقت تک آپ کو تقریر کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

حاجی سلطان نے ان گستاخانہ عبارات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے اور نہ ہی دیوبندیوں اور بریلویوں میں کوئی اختلاف ہے بلکہ سب ایک ہی ہیں۔

مولانا محمد اکرم جلالی صاحب نے کہا کہ ایسی عبارات اب بھی ان کی کتابوں میں موجود ہیں۔

اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو جمعۃ المبارک کو مسجد آ جائیں میں آپ کو دکھلا دوں گا۔

خطیب صاحب نے جمعۃ المبارک کے موقع پر وہ عبارات لوگوں کے سامنے پیش کیں اور لوگوں پر واضح کیا کہ دیوبندی حضرات نے کس بے باکی سے نبی

اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخیاں کی ہیں۔ جس کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اس برے عقیدے کے بارے میں بہت زیادہ نفرت پیدا ہوگئی۔ لیکن حاجی سلطان اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتا ہوا جمعہ کے دن مسجد میں ہی نہ آیا۔

کچھ دن گزرنے کے بعد حاجی سلطان کو نجدیت کی وبا پھیلانے کا ایک نیا طریقہ سوجھا کہ اس نے 26 دسمبر 2001ء کا دن مقرر کیا اور گاؤں کے تقریباً ہر گھر کے سربراہ کو شام کے کھانے کی دعوت دی اور عشاء کے بعد مرکزی مسجد اہل سنت و جماعت میں جلسہ رکھ دیا اور اپنے بڑے بڑے علماء اور مناظر حضرات کو اپنی حقانیت اور کفریہ عبارات کی صفائی پیش کرنے کے لئے دعوت دی اور مولانا محمد اکرم صاحب سے کہا کہ ہمارے علماء آرہے ہیں آپ ان کے سامنے گستاخانہ عبارات پیش کریں۔ آپ کو حقیقت کا پتہ چل جائے گا۔

اس کا مقصد یہ تھا کہ کفریہ عبارات کے جوابات دیئے جائیں اور مناظرے کا چیلنج کر کے مسجد کے خطیب کو پریشان کیا جائے۔ اس کا یہ خیال تھا کہ مقامی سطح پر اہل سنت کا کوئی مناظر وغیرہ موجود نہیں ہوگا۔ اس لئے ہم اپنا کام خوب دکھلائیں گے۔ وہ اس طرح سنی گاؤں، اس کی جامع مسجد اور ملحقہ مدرسے پر قبضہ کرنا چاہتا تھا لیکن احکم الحاکمین کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

علماء اہلسنت کی آمد

26 دسمبر صبح کو جب اہل سنت و جماعت کو اس سازش کا پتہ چلا تو چوہدری محمد قاسم صاحب اور حاجی گہناں صاحب نے مسجد کے خطیب مولانا محمد اکرم جلالی صاحب اور مقامی عالم دین مولانا محمد بشیر جلالی صاحب سے اس بارے میں مشورہ کیا اور مرکز علم وعرفان جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف کے فاضل ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب سے رابطہ کرنے کا پروگرام بنایا کیونکہ یہ گاؤں آفتاب ولایت، مہتاب رشد و ہدایت، سراج السالکین، دلیل الکاملین، جلال الملّت والدین حافظ

الحدیث والقرآن حضرت پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پرانے عقیدت مندوں کا ہے۔

چنانچہ مولانا محمد اکرم جلالی صاحب نے ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب سے رابطہ کرنے کے لئے جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام داروغہ والا لاہور میں فون کیا تو پتہ چلا کہ وہ بھکھی شریف گھر تشریف لے گئے ہیں۔

لہٰذا مولانا محمد اکرم جلالی صاحب اور مولانا محمد بشیر جلالی صاحب فوراً بھکھی شریف پہنچے اور پیر طریقت، رہبر شریعت، شیخ المشائخ حضرت قبلہ پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب مشہدی جلالی مدظلہ العالی زیب سجادہ آستانہ عالیہ بھکھی شریف کی خدمت اقدس میں صورت حال بیان کی۔

قبلہ پیر صاحب نے بھی ان کو یہی مشورہ دیا اور اپنے جامعہ محمدیہ کے ایک عظیم سپوت مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب زید مجدہ کے پاس بھیج دیا اور فرمایا کہ انہیں میری طرف سے کہو کہ وہ آج رات آپ کے گاؤں میں پہنچیں۔

استاد گرامی پہلے ہی کافی مصروف تھے اور پھر آپ کی تمام تر کتب لاہور میں پڑی ہوئی تھیں جن کا پاس موجود ہونا ایک لازمی امر تھا اور اب ٹائم بھی بالکل تھوڑا تھا لیکن حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علمی وروحانی فیضان کے صدقے ساری باتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے استاد محترم نے حق کے اظہار اور ان لوگوں کی پریشانی دور کرنے کے لئے اس ذمہ داری کو خندہ پیشانی سے قبول فرمایا۔

چنانچہ مناظر اہل سنت ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب، مولانا محمد مظہر قیوم صاحب مدرس جامعہ محمدیہ بھکھی شریف، برادر بزرگوار محترم جناب محمد احسن جلالی صاحب، مولانا محمد اکرم جلالی صاحب (خطیب جامع مسجد کراڑیوالا) اور بندہ (محمد عابد جلالی) رات سات بجے کراڑیوالا میں پہنچ گئے۔

کاروائی:۔

چوہدری محمد قاسم صاحب، مولانا محمد اکرم جلالی صاحب، مولانا محمد بشیر جلالی صاحب اور دیگر سنی احباب نے حاجی سلطان سے رابطہ کیا کہ آپ کے علماء بھی آگئے ہیں اور ہمارے علماء بھی تشریف لے آئے ہیں۔اب بات چیت (مناظرہ) شروع کروائی جائے۔

علماء اہل سنت کی آمد کی خبر سن کر حاجی سلطان بہت پریشان ہوا اور انہوں نے مناظرہ کرنے سے صاف انکار کر دیا۔

پورے گاؤں اور قرب وجوار کے لوگ جو مناظرہ کے بارے میں سن کر اکٹھے ہوئے تھے انہوں نے بہت زور دیا کہ آج مجمع عام میں اس بات کا فیصلہ ہونا چاہیے کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے۔لیکن دیوبندی علماء کو تو اب مناظرے کا نام بھی کھا رہا تھا اور مناظرہ تو کیا بریلوی علماء کا تذکرہ سن کر ہی نجدیت دم توڑنے لگی اور مسجد میں آنے سے منہ موڑنے لگی۔ مذاکراتی ٹیم نے آغاز میں ہی کہہ دیا کہ وہ مناظرہ کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔اس پر مناظر اہل سنت ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب زیدمجدہ نے فرمایا! اگر وہ مناظرہ کے لفظ سے ڈرتے ہیں تو انہیں کہو ''گفتگو'' کر لیتے ہیں۔

مذاکراتی ٹیم جن میں چوہدری محمد قاسم صاحب اور مولانا محمد اکرم صاحب شامل تھے انہوں نے گفتگو کرنے کا کہا تو دیوبندی علماء اس پر بھی تیار نہ ہوئے۔مذاکراتی ٹیم سے انہوں نے کہا کہ تقاریر ہوں گی۔ایک گھنٹہ ہمارے علماء کریں گے اور ایک گھنٹہ تمہارے علماء کریں گے جب کہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب ابتدائی گفتگو میں یہ فرما چکے تھے کہ یوں سنی مسلک کی مسجد میں دیوبندی علماء کو تقریر کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔بلکہ پہلے مناظرہ ہوگا جو غالب آئے گا اسے تقریر کا حق ہوگا۔

لیکن جب مذاکراتی ٹیم واپس آئی تو انہوں نے کہا کہ وہ گفتگو پر بھی آمادہ نہیں ہیں اور ہم سے حاجی سلطان نے عہد کیا ہے کہ آپ ایک بار میرے علماء کی تقریر ہو

جانے دیں آئندہ میں انہیں ہرگز نہیں بلاؤں گا۔مذاکراتی ٹیم کی اس بات کو استاد محترم ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب نے ازراہ احسان کے طور پر تسلیم کر لیا اور طے ہوا کہ جس مسئلہ کی بناء پر پورے علاقے کی فضا مکدر ہے اس کو موضوع بنایا جائے گا۔ پہلے ایک گھنٹہ دیوبندی مناظر اپنی گستاخانہ اور کفریہ عبارات کا دفاع کرے گا جب کہ سنی مناظر بعد میں ایک گھنٹہ ان الزامات کو ثابت کرے گا۔

اب بریلوی علماء مسجد کے حجرہ میں بیٹھ گئے۔پروگرام شروع ہوا۔تلاوت قرآن مجید اور نعت شریف کے بعد اسٹیج سیکرٹری صاحب مسلسل اسی انتظار میں تھے کہ کب دیوبندی علماء آتے ہیں تاکہ بیان شروع کروایا جائے۔کافی دیر کے بعد پتہ چلا کہ سابقہ روٹین کے مطابق دیوبندی علماء نے مسجد میں آنے سے ہی انکار کر دیا ہے۔

پھر دیوبندی حضرات نے اپنے علماء کو غیرت دلائی اور سہارا دیا کہ تم سے کوئی سوال وجواب نہیں ہوگا بلکہ تم نے صرف تقریر کرنی ہے اور یہ بھی بتایا کہ بریلوی علماء ابھی مسجد میں موجود نہیں ہیں۔آپ چلیں اور تقریر کرنے کے بعد واپس آجائیں۔

بہر حال جیسے بھی ہوا بادل نخواستہ بالآخر دیوبندی علماء قاضی کفایت اللہ خطیب مسجد اقصیٰ ڈنگہ اور قاری عبدالماجد خطیب (بڑے مینار والی مسجد) منڈی بہاؤالدین وغیرہ مسجد میں پہنچ گئے۔مسجد میں آکر جب انہوں نے دیکھا کہ بریلوی علماء مسجد میں موجود نہیں ہیں تو کچھ حوصلہ ہوا۔قصہ مختصر یہ کہ دیوبندی مناظر قاضی کفایت اللہ کی تقریر شروع ہوگئی۔چنانچہ اس نے بڑے ترنم سے خطبہ پڑھا۔پوری طرح مفصل خطاب کے لئے تمہید باندھی اور تفصیلی خطاب کے لئے اس نے اپنے ایک شاگرد کو چائے کا تھرموس بھی پکڑا رکھا تھا۔اسی اثناء میں بعض حضرات سنی مناظر ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ آپ بھی مسجد میں تشریف لے چلیں اور ان کی تقریر سنیں وہ پھر آپ کی تقریر سنیں گے۔لہٰذا آپ اٹھے اور مسجد کی طرف چل پڑے۔

قاضی کفایت اللہ خطبہ پڑھنے کے بعد ابھی اپنا جال ہی پھیلا رہا تھا کہ اچانک مسجد کا دروازہ کھلا اور نعرہ ہائے تکبیر و رسالت سے در و دیوار گونجنے لگے۔ پھر کیا تھا، نعرے لگنے لگے، نجدی دبنے لگے، زبان لڑکھڑانے لگی، آنکھیں چندھیانے لگیں، رنگ اڑنے لگا، دل کڑھنے لگا، بدن کانپنے لگا، مولوی ہانپنے لگا، رضویت چھانے لگی، نجدیت مرجھانے لگی، سنیت چمکنے لگی، دیوبندیت دبکنے لگی، صدق نکھرنے لگا، کذب بکھرنے لگا، حق آنے لگا، باطل جانے لگا، بریلویت جب بڑھ کر بے نقاب ہوگئی، نجدیت جل کر گویا کباب ہوگئی۔

اب حواس باختہ بیٹھا ہوا تھا کہ نعروں کی آوازیں تھیں اور لوگ اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھنے لگے، تو منہ چھپاتے ہوئے، آنکھیں چراتے ہوئے، ڈھیٹ سا چہرہ بنا کر جب دیکھتا ہے کہ قریب ہی پڑے ہوئے صوفہ پر شمشیر بے نیام، مناظر اسلام، فاضل جلیل، عالم نبیل، حوالہ سنیت، قبالہ رضویت، فاتح نجدیت، قاطع وہابیت، خطیب باکمال، گدائے پیر سید جلال، پرتو رومی و جامی، قبلہ استاد گرامی حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب مدظلہ العالی جلوہ افروز ہیں تو ایک ایسی ہیبت طاری ہوگئی کہ اپنا مشن ہی بھول گیا اور بے اختیار اس کی زبان پر یہ کلمات جاری ہوگئے۔

لایمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

قارئین کرام

اس کے ساتھ ہی دیوبندی مناظر قاضی کفایت اللہ نے تقریر بند کر دی اور تقریباً پچیس منٹ تک لوگوں نے اسے تقریر کرنے پر مجبور کیا۔ یہاں تک کہ خود دیوبندی حضرات جنہوں نے اس کو بلایا تھا وہ اس سے جھگڑ پڑے کہ تم تقریر کیوں نہیں کرتے لیکن دیوبندی مناظر مسلسل حیلے بہانے کرتا رہا کہ کسی طرح باعزت مسجد سے نکل سکوں۔ مگر عوام بھی بڑے ضدی تھے۔ اس نے جو بھی بہانہ بنایا عوام نے اس کا جواب

دیا۔ مولوی یہ بھی کہتا رہا کہ میں مناظر ہوں ہی نہیں نہ میں بات کروں گا نہ تقریر، یہاں تک کہ اس جھگڑے اور تکرار میں پچیس منٹ گزر گئے۔

بالآخر دیوبندی مناظر اور علماء بھرے مجمع سے فرار ہوگئے۔ جو کچھ ہوا اس کا منظر محفوظ نہ کیا جاسکا البتہ آڈیو کیسٹ کی گواہی موجود ہے۔ اس دوران جو مکالمہ ہوا وہ میں آپ کی نذر کرنا چاہتا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیے گا۔

مکالمہ:۔

دیوبندی مناظر قاضی کفایت اللہ

تقریر سے جان چھڑاتے ہوئے قاضی کفایت اللہ نے کہا کہ حاجی سلطان صاحب نے ہمیں کھانے کی دعوت پر بلایا تھا۔ یہاں آکر پتہ چلا کہ کوئی جلسے وغیرہ کا پروگرام ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ بھی مسجد میں چلیں لیکن اب معلوم ہو رہا ہے کہ شاید مسجد والوں کا کوئی اپنا پروگرام ہے۔ لہٰذا ہمیں ان کے پروگرام میں دخل اندازی نہیں کرنا چاہیے۔ یہ اپنا پروگرام کرلیں ہم پھر کبھی کرلیں گے۔

دیوبندی میزبان حاجی سلطان

اپنے مناظر سے مخاطب ہوتے ہوئے ”آپ ایک گھنٹہ تقریر کریں پھر وہ کریں گے“

دیوبندی مناظر

نہیں نہیں یہ اس طرح نہیں، ان کا پروگرام ہے تو وہ ......

حاجی سلطان

ان کا علیحدہ کوئی پروگرام نہیں ہے۔ ہمارا اور ان کا اکٹھا ہی پروگرام ہے تم ایک گھنٹہ بات کرو پھر وہ کریں گے۔

دیوبندی مناظر

نہیں ان کا پہلے کا پروگرام ہے اس طرح ......

حاجی سلطان

پہلے ان کا کوئی پروگرام نہیں، پہلے پروگرام میں نے نے ہی بنایا ہے۔ وہ سھوا آ گئے
ہیں یا کسی نے بلائے ہیں مجھے اس بات کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ تم ایک گھنٹہ بات کرو پھر
وہ کریں گے تم بھی ہمارے صاحب۔ ہوا اور وہ بھی۔ تم بھی عالم ہوا اور وہ بھی عالم ہیں۔

دیوبندی مناظر

اس طرح نہیں۔ اس طرح پھر ......

حاجی سلطان

بہر حال تم ایک گھنٹہ بات کرو یہ ہماری مسجد کے مولوی صاحب ہیں انہوں نے کہا
کہ پہلے ایک گھنٹہ تقریر کرلو پھر ہم کرلیں گے۔ حاجی سلطان نے سنی میزبان چوھدری محمد
قاسم صاحب سے تصدیق کراتے ہوئے کہا ''کیوں بھائی قاسم اسی طرح ہے نا؟''

سنی میزبان چوھدری محمد قاسم صاحب

ہاں ہاں بالکل اسی طرح ہے۔

دیوبندی مناظر

اس طرح اچھی بات نہیں ہے۔

چوہدری محمد قاسم

مولوی صاحب کوئی بات نہیں آپ تقریر کریں۔

دیوبندی عالم قاری عبدالماجد

اگر مناظرہ یا مقابلہ ہے تو پھر نہیں اگر.. ....

چوہدری محمد قاسم صاحب

مناظرہ کوئی نہیں کرتا آپ تقریر کریں

دیوبندی مناظر

اصل بات یہ ہے کہ ہر مسلک کی ایک مسجد ہوتی ہے یہ ہمارے بھائی ہیں۔ قابل
احترام ہیں۔ مسلک اہل سنت وجماعت بریلوی حضرات یہ ان کا پروگرام ہے

(حالانکہ پہلے دس منٹ وہ تقریر کر چکا تھا اس وقت اس کو یاد نہیں تھا کہ یہ کس کی مسجد
ہے) ہم تو حاجی صاحب کے پاس دعوت کھانے کے لئے آئے تھے، انہوں نے کہا
کہ مولوی آئے ہیں ان سے روٹی کا کرایہ ہی لے لیں، تقریر کرالیں، یہ اچھی بات
نہیں............

چوہدری محمد قاسم صاحب

تمام لوگوں کو خاموش کرانے کے بعد بلند آواز سے............

گزارش ہے کہ وہ (علماء اہل سنت) بھی تشریف لائے ہیں اور تم کو بھی حاجی
سلطان صاحب نے بلایا ہے۔ تم ایک گھنٹہ بات کرو جو موضوع رکھا گیا ہے اس پر۔
پھر وہ (علماء اہل سنت) ایک گھنٹہ بات کریں گے تاکہ ہمیں بھی پتہ چلے کہ ہم نے
کدھر جانا ہے۔ کوئی کہتا ہے دیوبندی سچے ہیں، کوئی کہتا ہے بریلوی سچے ہیں۔ میرا
مطلب ہے کہ ہمیں بھی کسی سائیڈ پہ لگنے دو یا ہمیں آپ نے بیچ میں ہی رکھنا ہے؟

دیوبندی مناظر

یہ اچھی بات نہیں اس طرح تو پھر مناظرہ............

چوہدری محمد قاسم صاحب

نہیں نہیں جناب آپ کی مہربانی آپ بات کریں۔ مناظرہ کوئی نہیں ہوتا۔

حاجی سلطان

مناظرہ کوئی نہیں۔ تم ایک گھنٹہ بات کرو پھر وہ کریں گے۔

دیوبندی مناظر

نہیں نہیں حاجی صاحب! اس طرح اچھی بات نہیں یہ مسجد............

چوہدری محمد قاسم صاحب

مسجد تمام کی سانجھی ہے۔ نہ ان کی ہے نہ ان کی ہے۔ مسجد تو خانہ خدا عزوجل
ہے، در مصطفی ﷺ ہے لہذا آپ بات کریں۔

حاجی سلطان

اپنے مناظر سے مخاطب ہوتے ہوئے ''مولوی صاحب آپ بات کیوں نہیں کرتے، آپ بات کریں۔''

لوگوں کا شور..................

چوہدری محمد قاسم صاحب

لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے ''تم سارے بیٹھ جاؤ۔ کوئی آدمی بات نہ کرے۔ بالکل کوئی بات نہ کرے۔ نہ کوئی مناظرہ ہے نہ کوئی ضد، ہم نے دونوں گھروں کی تقریریں سنی ہیں اور ہم نے یہ نچوڑ نکالنا ہے کہ ہم نے کدھر جانا ہے''

حاجی سلطان

اپنے مناظر سے مخاطب ہوتے ہوئے ''مولوی صاحب اللہ کا واسطہ ہے، تقریر کرو۔ میں تجھے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں''

دیوبندی مناظر

آپ کیسی ضد کرتے ہیں، اس طرح نہیں، انہوں نے کتابیں لائی ہوئی ہیں۔ تم..........

حاجی سلطان

تم بات تو کرو تمہیں جو کہا ہے کہ ایک گھنٹہ تقریر کرو تم..........

دیوبندی مناظر

تم مانتے نہیں۔ اس طرح انتشار پھیلے گا۔

حاجی سلطان

خدا کی قسم کوئی انتشار نہیں۔ آپ بات کریں، انتشار نہیں، کوئی انتشار نہیں۔

چوہدری محمد قاسم صاحب

دیوبندی مناظر کو سہارا دیتے ہوئے ''کوئی انتشار نہیں، کسی آدمی کی جرات نہیں

کہ مسجد میں بات کرے تم..........''

حاجی سلطان

تم بات کرو، کیا ہے؟

دیوبندی مناظر

نہیں بات کیا۔ یہ..........

حاجی سلطان

تو پھر کیا کریں؟

دیوبندی مناظر

یہ پروگرام کر لیں، ہم کل آجائیں گے، پرسوں آجائیں گے۔ ملک میں اور لڑائیاں ہو رہی ہیں۔

حاضرین

یہ کیسی بات ہے کہ یہ آج کریں، وہ کل کریں یا پرسوں کریں۔ بات تو وہ ہے جو..........

چوہدری محمد قاسم صاحب

ہم نے تو بات کرائی ہے آمنے سامنے یہ..........

حاجی سلطان

اپنے مناظر سے مخاطب ہوتے ہوئے اور جھگڑتے ہوئے ''آپ کو میری بات کی کوئی سمجھ نہیں آ رہی۔ آپ بات کریں، آپ کو پتہ ہے کیا بات ہوئی ہے؟

چوہدری قاسم نے ہم سے یہ بات کی ہے کہ دیوبندی علماء بات نہیں کر سکتے۔ بھاگ جاتے ہیں۔ اس نے کہا ہے کہ بھکھی شریف والے شاہ صاحب (مناظر اسلام پیر سید محمد عرفان مشہدی صاحب) ''بھاؤ'' (کراڑیوالے کے ساتھ ہی ایک گاؤں ہے) میں تشریف لائے تو قاری عبدالماجد (دیوبندی مناظر) وہاں سے بھاگ گیا

اور قریب ہی ایک دوسرے گاؤں میں چلا گیا۔ شاہ صاحب کو پتہ چلا! کہ فلاں گاؤں میں چلا گیا ہے تو آپ بھی اس کے پیچھے وہاں پہنچ گئے۔ لیکن وہ وہاں سے بھی بھاگ گیا۔ لہٰذا ہمارے لئے یہ چھتر نہ بنواؤ بات کرو"

دیوبندی مناظر

عجیب بات ہے۔ اس طرح بات نہیں ہوتی۔ میں مناظر نہیں ہوں۔ میں تو ایک خطیب اور مبلغ ہوں۔ اگر مناظرہ کرنا ہے تو پھر کوئی اور وقت مقرر کر لیں ہم بھی اپنا مناظر لے آئیں گے۔ میں تو ایک خطیب آدمی ہوں، میں مناظر نہیں ہوں۔

حاجی سلطان

مناظرہ آپ نہ کریں۔ آپ کو کہا ہے کہ آپ ایک گھنٹہ تقریر کریں، کوئی جھگڑا وغیرہ نہیں ہوتا۔

چوہدری محمد قاسم صاحب

میں کہتا ہوں بالکل جھگڑا نہیں ہوتا۔ میں ان سات دیہاتوں کی ذمہ داری اٹھاتا ہوں، آپ تقریر کریں۔

دیوبندی مناظر

جھگڑا ہو یا نہ ہو۔ یہ جو بحث..............

حاجی سلطان

بحث نہیں کریں گے۔ تم گھنٹہ تقریر کر کے چلے جاؤ

چوہدری محمد قاسم صاحب

جائیں نہیں بلکہ............

حاجی سلطان

نہیں نہیں آپ کو اجازت ہے گھنٹہ بات کر کے اگر آپ کو کوئی خطرہ ہے تو آپ چلے جائیں۔

دیوبندی مناظر

خطرے کی بات نہیں..............

حاجی سلطان

تو پھر اور کیا ہے؟

دیوبندی مناظر

تم فساد چاہتے ہو؟ اس طرح............

حاجی سلطان

میں کہتا ہوں مناظرہ نہیں کرتے۔ مناظرہ نہیں............

دیوبندی مناظر

سنی مناظر ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب کے سامنے میز پر پڑے ہوئے بریف کیس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قاضی کفایت اللہ نے کہا "مناظرہ نہیں ہے تو پھر اس (بریف کیس) میں کیا ہے"

ایک اور دیوبندی عالم

چوہدری محمد قاسم صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے "وہ کہتے ہیں کہ یہ زیادتی ہے۔ اگر ان کا پروگرام..............

چوہدری محمد قاسم صاحب

بات سنو۔ ایک منٹ بات سنو! حاجی (سلطان) صاحب جب (تھوڑی دیر پہلے) ہم آپ کے پاس گئے ہیں تو میں نے آپ کو کہا کہ مناظرہ کرو گے یا تقریر؟ تم نے کہا کہ مناظرہ نہیں تقریر۔ اسی طرح ہے نا؟ حاجی سلطان سے تصدیق کراتے ہوئے۔

حاجی سلطان

ہاں۔

چوہدری محمد قاسم صاحب

اب بھی یہ ہی بات ہے کہ وہ بھی تقریر کریں اور یہ بھی۔ جو آپ کی جمعہ کے دن بات چیت ہوئی تھی۔ کفریہ عبارات کے بارے میں۔ اب دونوں طرف سے علماء آئے ہیں، دونوں اس موضوع پر روشنی ڈالیں گے تو ہمیں پتہ چل جائے گا کہ جو گستاخانہ باتیں انہوں (دیوبندیوں) نے اپنے کتابوں میں لکھی ہیں وہ صحیح ہیں یا غلط

حاضرین

بالکل صحیح ہے، بالکل صحیح ہے۔

چوہدری محمد قاسم صاحب

اتنی سی بات ہے، نہ اس سے لمبی ہے نہ چھوٹی ہے۔ آپ تقریر کریں۔

ایک اور دیوبندی مولوی

ہمارے آنے کا یہ مقصود تھا ہی نہیں جو تم نے بنالیا ہے۔ قاسم تم زیادتی کر رہے ہو۔ زیادتی نہیں کرنی..........

دیوبندی مناظر

اگر کسی نے کتاب میں غلط لکھا ہے تو انہوں (علماء اہل سنت) نے تو وہ کتابیں لائی ہوئی ہیں۔ ہمیں تو بتایا ہی نہیں گیا۔ ہم بھی لے آتے۔

سنی مناظر ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

مسکراتے ہوئے ''ہم تمہیں تمہاری کتابوں سے ہی دکھلا دیں گے۔

دیوبندی مناظر

نہیں یہ تو میں..........

عوام میں سے ایک آدمی

جناب آپ ایک گھنٹہ تقریر کریں، کتابوں کو چھوڑیں۔

دیوبندی مناظر

گھبرائے ہوئے عالم میں ''آپ کو ان باتوں کا پتہ نہیں ہے۔ ہم ان مسائل کو

جانتے ہیں۔

دیوبندی عالم قاری عبدالماجد

جناب اس مسئلے کا کوئی حل نہیں۔ مولوی صاحب (قاضی کفایت اللہ) کو آپ نے بلایا ہے۔ یہ بات کر کے چلے جائیں گے بعد میں وہ (علماء اہل سنت) تردید کرتے رہیں گے۔

سنی مناظر

گرجتے ہوئے لہجے میں ''بعد میں نہیں، ابھی تمہارے سامنے کریں گے''

قاری عبدالماجد

نہیں یہ بات..........

حاجی سلطان

اپنے مناظر سے شکوے کرتے ہوئے ''کوئی بات نہیں کرتا۔ تم اس طرح کرو مولوی صاحب..........

قاری عبدالماجد

اپنے مناظر سے مخاطب ہوتے ہوئے ''آپ سیرت پر تقریر کریں، چھوڑیں اور موضوعات کو۔ آپ سیرت پر بات کریں۔

دیوبندی مناظر

کیا کرتے ہو! میں کہتا ہوں حاجی صاحب اگر اس طرح تردید یا تنقید یا تائید کرنی ہے تو کوئی اور ٹائم رکھ لو۔ ہمارا جو مناظر مولوی ہے ہم اس کو لے آئیں گے۔ میں تو مناظر نہیں ہوں۔

حاجی سلطان

ہم کیوں بلائیں؟ آپ تقریر کریں۔ کوئی مناظرہ تو ہے نہیں۔

دیوبندی مناظر

دوبارہ سنی مناظر کے سامنے میز پر پڑے ہوئے بریف کیس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے مناظرہ نہیں تو پھر یہ کیا ہے؟ اس میں کیا ہے؟

عوام الناس

قہقہے لگاتے ہوئے ''اس بریف کیس کو اٹھالیں۔ اس میں کوئی بلا ہے۔ مولوی صاحب اس سے گھبرا گئے ہیں۔

سنی مناظر

ہنستے ہوئے ''اس میں بم ہے''

حاجی سلطان

حاجی سلطان نے وہ بریف کیس اٹھایا اور دور جا کر سائیڈ پر رکھ آیا۔ اس کے ساتھ ہی یا رسول اللہ (ﷺ) کے نعروں کی گونج پڑ گئی اور علماء اہل سنت بریلوی۔ زندہ باد کے نعرے لگنے لگے۔

چوہدری محمد قاسم صاحب

لوگوں کو خاموش کراتے ہوئے ''بات یہ ہے کہ کتابوں سے ہم کوئی بات نہیں کرتے۔ بات زبانی زبانی ہوگی، کتابیں نہیں نکالتے''۔

دیوبندی مناظر:

اپنے ہی میزبان حاجی سلطان سے جھگڑتے ہوئے ''اس طرح بات نہیں ہوتی۔ آپ بڑے بادشاہ آدمی ہیں''۔

حاجی سلطان

اپنے مناظر سے، تم اس رسالہ کے الفاظ بیان کر دو۔

دیوبندی مناظر

کیا رسالہ۔ جو نبی علیہ السلام کی نعلین مقدس کے ساتھ لگی ہوئی مٹی کی بھی توہین کرتا وہ بھی کائنات کا بدترین کافر ہے۔

حاجی سلطان

تصدیق کرتے ہوئے '' کافر ہے''

دیوبندی مناظر

جو سرکار دوعالم ﷺ کو کسی اور نبی جیسا سمجھتا ہے وہ بھی کافر ہے۔

حاجی سلطان

تصدیق کرتے ہوئے ''وہ بھی کافر ہے''

دیوبندی مناظر

اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے اونچی شان ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی۔

سنی مناظر ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

یہ بھی تو پتہ چلے کہ وہ (گستاخی کرنے والے) ہیں کون؟ یہ ہی تو پتہ کرنا ہے۔

دیوبندی مناظر

یہ جو بحث ہے کہ کون ہے، کون نہیں ہے یہ.............

سنی مناظر

نہیں نہیں ابھی ان لوگوں کے سامنے واضح کیا جائے تا کہ ان کی پریشانی دور ہو۔

عوام کا شور

کوئی کہتا ہے آج پتہ چل جانا چاہیے۔ کوئی کہتا ہے آج فیصلہ ہو جانا چاہیے۔ کہیں سے آواز آتی ہے۔ مناظرہ ہونا چاہیے۔ مناظرہ، کوئی کہہ رہا ہے خیال رکھنا اب مولوی (دیوبندی مناظر) بھاگے گا۔ ایک طرف سے زوردار آواز آئی ''اب بھاگنے والے ہیں''۔ مختلف قسم کی آوازیں آرہی تھیں۔

قارئین کرام

حاجی سلطان اور دیگر دیوبندی حضرات ابھی اپنے مناظر سے مسلسل جھگڑ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ آپ تقریر کیوں نہیں کرتے۔ مناظرہ کوئی نہیں۔ آپ تقریر تو کریں۔ لیکن کیا بتاؤں۔ مولوی کو تو اب زمین جگہ نہیں دے رہی تھی۔ جب کوئی بہانہ بھی کارگر ثابت نہ ہوا۔ اس نے اپنے اسلاف کا تصور کیا اور نجدی تاریخ کے آئینے میں جھانکا تو اسے یہ ہی تحریر نظر آئی۔

بھاگو بھاگو جلدی کرو یہ ہی مشن ہمارا ہے
اپنے مشن پر قائم رہو اس میں ہی بھلا تمہارا ہے

فوراً ہی مولوی کرسی سے اٹھا اور بھاگ نکلا۔ ساتھ ہی اس کے تمام ساتھی چائے والا تھرموس اٹھاتے، چہرے چھپاتے بھاگ نکلے۔

جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ o اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (سورۃ بنی اسرائیل ۸۱)

چوہدری محمد قاسم صاحب پیچھے سے آوازیں دیتے ہی رہ گئے۔

"بات تو سنو! او حاجی سلطان او حاجی سلطان۔ بات تو .... یا رسول اللہ ﷺ کے خیبر شکن نعروں کی صدائیں ان کے کلیجوں کو چیرتی جا رہی تھیں اور اس طرح بھاگ رہے تھے جیسے شیطان اذان سے بھاگتا ہے۔

مقامی عالم دین مولانا محمد بشیر جلالی صاحب

حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے مولانا محمد بشیر جلالی صاحب نے کہا کہ آج آپ کے لئے بڑا اچھا موقع تھا مگر آپ نے یہ دیکھ لیا کہ یہ لوگ علماء اہلسنت کے سامنے بات ہی نہیں کر سکتے۔ اگر ان کے پاس سچائی نام کی کوئی چیز ہوتی تو مناظرہ نہ

سہی ہمارے علماء کے سامنے تقریر ہی کر جاتے۔ آج آپ نے اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ لیا۔

لہٰذا اس کے بعد خبردار!

کوئی آدمی گاؤں کے اندر شر پھیلانے اور ماحول کو خراب کرنے کی کوشش نہ کرے۔

سنی مناظر کو خطاب کی دعوت

آخر میں سنی مناظر، مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب کو" جو پہلے بھی بارہا اندرون ملک اور بیرون ملک نجدیت و وہابیت کے بتوں کو توڑ کر سنت ابراہیمی ادا کر چکے تھے" دعوت خطاب دی گئی۔

آپ نے قرآن مجید کی آیت کریمہ

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ (سورۃ آل عمران..........)

کو موضوع سخن بناتے ہوئے حق و باطل کے امتیاز کو خوب بیان فرمایا۔ علم غیب، توسل، استغانت، حاضر و ناظر وغیرہ تمام ضروری ضروری موضوعات پر قرآن وحدیث سے دلائل پیش کئے اور عشق رسول ﷺ کا وہ نمونہ لوگوں کے سامنے پیش کیا کہ حاضرین کو دور صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہ اجمعین) سے روشناس کروا دیا۔" جس میں ہر طرف محبت رسول اکرم ﷺ کی ہوائیں چلتی تھیں، عشق رسول ﷺ کی کلیاں چٹکتی تھیں، تعظیم حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غنچے کھلتے تھے، اطاعت رسول ﷺ کے پھول مسکراتے تھے"

یہاں تک کہ مجمع پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہوگئی اور لوگوں کی آنکھوں کے

کٹورے محبت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام میں چھلکنے لگے۔ مزید آپ نے دیوبندی حضرات کی کفریہ عبارات لوگوں کے سامنے پیش کر کے عوام الناس کو ان ایمان کے لٹیروں سے خبردار کردیا۔

عوام کو یہ سارا منظر دیکھ کر پہلے ہی یقین کامل ہو چکا تھا۔ لوگ علماء اہل سنت کو داد اور بار بار مبارک باد پیش کر رہے تھے۔ جلال الملت والدین حافظ الحدیث حضرت قبلہ پیر سید محمد جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ کے علمی و روحانی فیضان کی تعریف کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا شکر ادا کر رہے تھے کہ جس نے حق و باطل میں امتیاز کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

آخر میں سرور کائنات، فخر موجودات، باعث تخلیق کائنات، قائد الانبیاء، احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں مخصوص انداز سے درود و سلام کی ڈالیاں پیش کی گئیں اور دعائے خیر کے ساتھ یہ تاریخی پروگرام اختتام کو پہنچا۔

محمد عابد جلالی
جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر السلام
مومن پورہ روڈ، داروغہ والا لاہور

پہلے اسے پڑھیے

مناظرہ گوجرانوالہ حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب حفظہ اللہ کا وہ مناظرہ ہے جس کا سبب گمراہ کن فرقہ وہابیہ غیر مقلدیہ کا حسد وعناد ہے۔ کیونکہ جب اس گمراہ کن فرقہ نے دیکھا اور محسوس کیا کہ مفکر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد اشرف آصف جلالی صاحب کی تبلیغی سرگرمیوں کی وجہ سے لوگ اس فرقہ نجدیہ کے دام ہم رنگ میں آنے سے محفوظ ومحتاط ہوتے جارہے ہیں تو ان کے بڑوں کے مشوروں سے انہوں نے سوچا کہ ڈاکٹر صاحب کو تبلیغی سرگرمیوں سے الجھا کر کسی دوسری طرف لگایا جائے جس کے تحت ایک مناظرہ کے لیے ڈاکٹر صاحب کے سامنے مشوروغل کرنا شروع کر دیا جس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے مناظرہ کرنے کے لیے ان کے چیلنج کو قبول کیا جس کے تحت مناظرہ طے ہوا۔ جس کی روائیداد پہلے مرکزی جماعت اہلسنت وسنی تحریک گوجرانوالہ نے ایک اشتہار کی شکل میں شائع کی جس کو بعد میں لوگوں کے اصرار پر "اویسی بک سٹال" نئے سرے سے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

امید ہے کہ اس کے مطالعہ کے بعد آپ ان گمراہوں کے دجل وفریب کو صاف و شفاف آئینہ کی طرح دیکھ لیں گے۔

اللہ تعالیٰ گمراہوں کے مکر وفریب سے ہمیں محفوظ رکھے آمین
بحرمت سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

کانٹوں کو کاٹنے کا کہہ کر پھولوں پہ جو حملہ کرتا ہے
ہم ایسے ظالم مالی کو گلشن سے بھگانے نکلے ہیں

اہلسنت کی ضیاء پیر جلال الدین شاہ

فتح حق کے علمبرداروں کی

25 جنوری 2006ء کو گوجرانوالہ میں
مفکر اسلام مناظر اسلام فیض یافتہ امام العصر حضرت حافظ الحدیث
حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان
فاضل بھکھی شریف فاضل بغداد شریف عراق کے مقابلے میں
غیر مقلد وھابیوں کی تاریخی شکست اور ذلت آمیز فرار وہابی مناظرین مولوی عبد الرشید ارشد جلھن مولوی طالب الرحمٰن، مولوی صفدر عثمانی، مولوی عبد السلام بھٹوی، مولوی یحییٰ عارفی اور مولوی عمر صدیق وغیرہ کو باجماعت ھزیمت

ہر دور میں نور نے ظلمت کا تعاقب کیا ہے ہمیشہ سچ نے جھوٹ سے ٹکر لی ہے اور ہر زمانے میں حق پرستوں نے باطل پرستوں کا مقابلہ کیا ہے اسی سلسلے کا ایک منظر گوجرانوالہ میں علماء اہلسنت کا غیر مقلد وھابیوں کے مقابلہ میں فتح کے تاریخی جھنڈے گاڑنے کا ہے۔

پس منظر

کچھ عرصہ قبل گوجرانوالہ میں غیر مقلدین کی شرانگیزیوں کے نتیجے میں مناظرہ کا پروگرام ترتیب دیا گیا رمضان المبارک میں ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی حفظہ اللہ تعالیٰ کے انقلابی پروگرام فہم دین کورس سے باطل پرست حواس باختہ ہوگئے پیپلز کالونی گوجرانوالہ میں الکریمیہ لائبریری کے متعلقین حسن بن عبدالحمید گلی نمبر 43 وائی بلاک پیپلز کالونی اور محمد آصف شاہ ولد امتیاز حسین شاہ گلی نمبر 43 وائی بلاک پیپلز کالونی نے جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ایکس بلاک پیپلز کالونی میں آ کر بتاریخ 8 شوال 1426 ہجری 11 نومبر 2005ء ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب کو مناظرہ کی پیشکش کی ڈاکٹر جلالی صاحب نے اسے قبول کرلیا چنانچہ موضوع مناظرہ طے ہوا وہابی طائفہ (غیر مقلد) ایک گمراہ طائفہ ہے غیر مقلدین کی طرف سے تلاش بسیار کے بعد قاضی عبدالرشید جلھن کو اس دعویٰ کے جواب کیلئے منتخب کیا گیا اور اس سے جواب لکھوا کر 25 نومبر کو قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب کے پاس آئے تو ڈاکٹر جلالی صاحب نے جواب دعویٰ مسترد کر دیا کہ جواب دعویٰ میں الحدیث کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جبکہ ہم تمہیں الحدیث نہیں مانتے بلکہ وھابی

طائفہ کے لحاظ سے جواب دعویٰ لکھا جائے۔ غیر مقلدین کی طرف سے یہ تجویز آئی کہ پھر شرائط مناظرہ کیلئے ٹائم معین کیا جائے جس میں شرائط مناظرہ اور جواب دعویٰ پر گفتگو ہو۔ دونوں مناظر بیٹھ کر یہ طے کرلیں 2 دسمبر کو شرائط مناظرہ کی ڈیٹ کا فیصلہ کیا گیا۔

شرائط مناظرہ

بروز جمعۃ المبارک 9 دسمبر 2005ء رات 9 بجے کا وقت معین کیا گیا محمد عبدالجبار صاحب نے جگہ کا بندوبست کیا چنانچہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب، شیخ محمد حنیف صاحب، شیخ محمد سرور صاحب، حاجی محمد بوٹا صاحب اور حافظ شیخ محمد خالد کے ہمراہ مقام شرائط مناظرہ پر وقت معین پر پہنچ گئے کچھ دیر بعد غیر مقلد مناظر محمد عبدالرشید ارشد جلھن بھی پہنچ گیا اور اپنی کمزوری کے پیشگی احساس کی وجہ سے دیگر افراد کے علاوہ معاون مناظر مولوی صفدر عثمانی کو بھی ساتھ لے آیا حالانکہ شرائط کیلئے ایک ایک مناظر کو بیٹھنا طے پایا تھا اور چار چار عوامی افراد جانبین سے طے پائے تھے۔ شرائط کے دوران قاضی محمد عبدالرشید کو بری طرح ناکامی ہوئی اور مولوی صفدر عثمانی کے مسلسل اس کے کان میں القاء کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہ ہوا۔ وہی قاضی جو جواب دعویٰ میں لفظ اہلحدیث لکھنے پر مصر تھا اور وہابی ہونے سے انکار کررہا تھا اس نے وہابی ہونے کا اقرار کرلیا اور اسی کے مطابق جواب دعویٰ لکھا اور لمبے جواب دعویٰ کو بدلنے پر مجبور ہوا قاضی عبدالرشید نے اتنی پسپائی اختیار کی اور اپنے محسن اور امام محمد بن عبدالوہاب کے بارے میں واضح کردیا کہ ہم اس کے کسی عقیدے کے ذمہ دار

نہیں ہیں ہم اس کے عقیدے کا دفاع نہیں کریں گے اور یہ خود کہا تم محمد بن عبدالوہاب کے پیروکاروں کو گمراہ کہہ سکتے ہو اور یہ کہا کہ میں محمد بن عبدالوہاب کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے وجود کا ایک بال بھی نہیں سمجھتا دوران شرائط قاضی کو بار بار اصرار کے باوجود نسبت کی چار اقسام کے نام اور انکی تعریفات نہ آئیں نیز سنت اور حدیث میں فرق اور اجلیٰ بدیہات کی تعریف میں بھی بری طرح الجھ گیا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب دوران شرائط مسکراتے رہے لیکن قاضی محمد عبدالرشید پر گھبراہٹ طاری تھی اور وہ کئی مرتبہ دوران گفتگو اٹھ کے ٹائلٹ میں بھی گیا قاضی سے جواب دعویٰ کو تبدیل کروا کے ڈاکٹر جلالی صاحب نے قاضی کو شکست کی رسیوں میں ایسا جکڑا کہ وہ مناظرہ کے دن بحیثیت مناظر پیش ہی نہ ہوسکا۔ 14 دسمبر کو ڈاکٹر جلالی صاحب کی طرف سے مناظرہ کی تاریخ 25 جنوری معین کی گئی آپ نے محمد آصف شاہ کو فون پر اس سے مطلع کیا 16 دسمبر جمعۃ المبارک محمد آصف شاہ وغیرہ کو ڈاکٹر جلالی صاحب کیطرف سے کہا گیا کہ شرائط میں گفتگو کے دوران قاضی عبدالرشید جاہل ثابت ہوا ہے وہ مناظرہ کیسے کرسکے گا مناظرہ میں جب وہ ہار جائے گا تو تم کہو گے ہمارا مناظر کمزور تھا چنانچہ ہم تجھے پیشکش کرتے ہیں پروفیسر ساجد میر یا حافظ سعید کو لے آؤ۔ اگر قاضی عبدالرشید ہی نے کرنا ہے تو میں اپنے کسی شاگرد سے مناظرہ کروادونگا۔ اس پر مسجد رضائے مجتبیٰ کے کلاس روم میں شیخ محمد حنیف اور حاجی بوٹا صاحب وغیرہ کے سامنے محمد آصف شاہ وغیرہ نے کہا اگر ڈاکٹر جلالی صاحب نے قاضی عبدالرشید صاحب سے مناظرہ نہیں کرنا تھا تو پھر ان

کیساتھ شرائط مناظرہ کیوں طے کیں۔ جب شرائط قاضی عبدالرشید سے انہوں نے طے کی ہیں تو مناظرہ بھی انہیں ہی کرنا پڑے گا بہر حال شیخ محمد حنیف صاحب نے ان سے کہا پھر قاضی عبدالرشید کے بارے میں اپنے اکابرین سے لکھوا کے لئے آؤ کہ اگر یہ ہار گیا تو ہماری ہار ہوگی۔ 30 دسمبر بروز جمعۃ المبارک کو محمد آصف شاہ کی ڈاکٹر جلالی صاحب سے پھر ملاقات ہوئی اور کہا کہ قاضی عبدالرشید ہی مناظرہ کریں گے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے پہلے 34 مناظرہ کئے ہوئے ہیں یہی ہے نا کہ میں کمزور ہوا تو ہار جاؤنگا لیکن مناظرہ میں ہی کرونگا۔ ڈاکٹر جلالی صاحب نے یہ صرف اتمام حجت کیلئے ہی کہا تھا تا کہ شکست کے بعد پھر اپنی کمزوری کا رونا نہ روئیں چنانچہ محمد آصف شاہ نے ڈاکٹر جلالی صاحب سے قاضی عبدالرشید ہی کیساتھ مناظرہ کیلئے مناظرہ کی ڈیٹ اور وقت 25 جنوری 11 بجے دن کی تحریر لی اور دستخط کروائے۔ ڈاکٹر جلالی صاحب نے مطالبہ کیا کہ اگر قاضی عبدالرشید نے مناظرہ کرنا ہے تو اس کے بھی دستخط کرواؤ اور اسکی طرف سے بھی ڈیٹ کی کنفرمیشن کرواؤ چنانچہ یکم جنوری 2006ء کو قاضی عبدالرشید نے بھی ڈیٹ اور ٹائم کو تسلیم کیا اور دستخط کئے اس سے پہلے 16 دسمبر کو قاضی اسی ڈیٹ پر اتفاق کر چکا تھا اول تو جواب دعویٰ لکھنے ہی سے قاضی نے اپنے آپ کو با حیثیت مناظر پیش کیا اس کے بعد ڈیٹ پر دستخط کر کے اپنے مناظر ہونے کو پکا کیا۔ 30 دسمبر کے بعد غیر مقلدین کی طرف سے اہلسنت کے ساتھ کوئی رابطہ نہ کیا گیا غیر مقلدین نے مقامی

یوسی ناظم کا نام پیش کیا تھا کہ وہ مناظرہ کروائیں گے اہلسنت نے اس پر اتفاق کیا لیکن بعد میں اس سلسلے میں جب کوئی پیش رفت نہ ہوئی تو صورت حال یہ تھی کہ نہ تو آصف شاہ وغیرہ سے رابطہ ہو رہا تھا اور نہ ہی ناظم صاحب سے ڈاکٹر جلالی صاحب نے اپنے احباب کو تاکید کی کہ غیر مقلدین کو فرار کی کوئی گنجائش نہ دی جائے جلد انتظام مناظرہ کو فائنل کیا جائے چنانچہ جب ناظم صاحب نہ مل سکے تو حاجی محمد بوٹا صاحب نے نائب ناظم صاحب سے رابطہ کیا کہ آپ دلچسپی لیں اور ناظم صاحب سے مل کر ضرور مناظرہ کروائیں۔ 10 جنوری نماز عشاء کے بعد نائب ناظم صاحب نے شیخ محمد حنیف صاحب، محمد عبدالجبار صاحب اور حاجی محمد بوٹا صاحب کے ہمراہ جامع مسجد رضائے مجتبیٰ پیپلز کالونی میں ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب سے ملاقات کی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب نے انہیں صورت حال سے آگاہ کیا اور مناظرہ کروانے پر زور دیا۔ نائب ناظم صاحب نے کہا میں ناظم صاحب سے مل کر 13 جنوری تک حتمی فیصلہ سے آپ کو آگاہ کر دونگا۔ چنانچہ شیخ محمد حنیف صاحب نے جب نائب ناظم صاحب سے ملاقات کی تو انہوں نے کہا میری ناظم صاحب سے بات ہوئی ہے انہوں نے کہا کہ مجھے ان (غیر مقلدین) حضرات نے کہا تھا صرف تم لکھ دو مناظرہ کراؤنگا ویسے کونسا مناظرہ ہونا ہے صرف ہماری طرف سے بات بن جائے اب اگر یہ حضرات (اہلسنت) مناظرہ کروانے پر مصر ہیں تو میں یہ رسک نہیں لے سکتا قارئین دیکھیے غیر مقلدین کے دل میں شروع ہی سے کیسا فرار کا پروگرام تھا ڈاکٹر جلالی

صاحب کو جب یہ پتہ چلا تو آپ نے احباب کو ہدایت کی کہ حسن اور آصف وغیرہ کو تلاش کرو کیونکہ مناظرہ قریب آ گیا ہے اور وہ دونوں مل نہیں رہے چنانچہ بڑی مشکل کیساتھ ان سے رابطہ ہوا۔ انہیں ڈاکٹر جلالی صاحب کیساتھ ملنے کو کہا گیا طویل مدت غائب رہنے کے بعد 20 جنوری جمعۃ المبارک کو محمد آصف شاہ نے ڈاکٹر جلالی صاحب سے ملاقات کی۔ ڈاکٹر جلالی صاحب نے غصے کا اظہار کیا شروع میں تمہیں اتنا شوق تھا لیکن اب تو مناظرہ قریب آ گیا ہے اور ابھی تک تم نے جو انتظامات ذمے لئے تھے وہ نہیں کئے آصف شاہ نے کہا میں ذمہ دار ہوں مقامی ناظم صاحب مناظرہ کرائیں گے۔ ڈاکٹر جلالی صاحب نے کہا پھر تم دونوں کل 21 جنوری کو ناظم صاحب سے ملاقات کرو چنانچہ 21 جنوری کو جب فریقین (اہلسنت کی طرف سے شیخ محمد حنیف صاحب، حاجی محمد بوٹا صاحب، اور صوفی محمد رشید صاحب اور غیر مقلدین کی طرف سے محمد آصف شاہ اور حسن وغیرہ) ناظم صاحب سے ملے تو انہوں نے مناظرہ کروانے سے واضح انکار کر دیا۔ چنانچہ غیر مقلدین فرار کیلئے جو جھوٹ بول رہے تھے وہ ظاہر ہو گیا۔ اس کے بعد غیر مقلدین محمد آصف شاہ اور حسن وغیرہ نے اپنے گھر بند کمرے میں شیخ محمد حنیف صاحب اور محمد بوٹا صاحب کو بٹھا کر کہا اب ٹائم تھوڑا رہ گیا ہے لہٰذا مناظرہ کی ڈیٹ تبدیل کر دی جائے لیکن اہلسنت و اجماعت نے یہ تجویز قبول نہ کی اور جگہ کے انتظام پر زور دیا۔ 23 جنوری کو وہابیوں نے فرار کے آخری حربے کے طور پر اپنے ایک مدرسہ میں مناظرہ کی پیش کش کی چونکہ طے یہ تھا کہ جگہ غیر جانب دار ہونی

چاہیے اور خیال تھا کہ جب اپنے مدرسہ کا کہیں گے تو ہماری جان چھوڑ دیں گے۔ جب بتاریخ 23 جنوری شیخ محمد حنیف صاحب شیخ محمد سرور صاحب اور حاجی محمد بوٹا صاحب نے وحدت کالونی گلی نمبر 6 میں جامعہ نمرہ للبنات کو جا کر دیکھا تو جائے مناظرہ پر اتفاق کیا اس پر وہابیوں کو تعجب ہوا۔ بہر حال جامعہ نمرہ کے جنرل سیکرٹری شیخ محمد فاروق، محمد آصف اور حسن وغیرہ نے اہلسنت کے ساتھ معاہدہ پر دستخط کر دیئے اور جائے مناظرہ کو حتمی قرار دے دیا گیا۔

علماء اہل سنت کی آمد

24 ذوالحج 1426ھ 25 جنوری 2006ء بروز بدھ وعدے کے مطابق محقق العصر بحر العلوم جامع المعقول و المنقول قاطع الشر والغرور فاتح نجدیت و وھابیت پاسبان رضویت شیر بیشہ اہلسنت شیخ الحدیث والتفسیر رئیس التقریر والتحریر جناب ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ مفکر اسلام مناظرہ اہلسنت محقق العصر حضرت علامہ مولانا پروفیسر محمد انوار حنفی صاحب مدظلہ اور اپنے نامور تلامذہ مناظر اسلام حضرت مولانا محمد عابد جلالی فاضل محتشم صاحبزادہ محمد عمر صاحب، مولانا محمد اعظم اشرفی اور مولانا محمد عبد الکریم جلالی اور دیگر رفقاء کے ہمراہ سینکڑوں کتابیں لے کر پانچ گاڑیوں میں جلوس کی شکل میں 25 جنوری کو بدھ صبح 9:30 بجے موضع مناظرہ (جامع نمرہ للبنات وحدت کالونی گوجرانوالہ) کے قریب خلیفہ محمد بشیر صدیقی صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچے اس وقت مولانا محمد نواز بشیر جلالی صاحب بھی ہمراہ تھے۔ جہاں پر خلیفہ محمد بشیر

وقار علماء کا استقبال کیا اور پروقار طریقے سے چائے وغیرہ کا اہتمام کیا۔ میدان مناظرہ میں اترنے سے قبل علماء حق نے وضوء کیا اور پھر بڑے وقار و اطمینان اور جاہ وجلال کے ساتھ اہل حق کا یہ کاروان توحید ورسالت کا پیغام سنانے کے لئے اور سنیت کا لوہا منوانے کے لئے 10:30 بجے مقام مناظرہ پر پہنچ گیا۔ وہاں حضرت مولانا محمد رمضان اویسی صاحب، قاری مختار احمد صدیقی صاحب، صاحبزادہ حامد ضیاء صاحب، شیخ محمد حنیف صاحب، صوفی محمد رشید صاحب، محمد عباس نورانی صاحب، جناب عبدالوحید عرف ننھا بٹ صاحب، حاجی محمد اقبال بھٹی صاحب، محمد جمیل اعظم بٹ صاحب اور دیگر احباب پہلے سے وہاں پر موجود تھے محمد عارف ندیم ایڈووکیٹ ناظم صاحب اور حضرت مولانا غلام مرتضی ساقی صاحب بھی پہنچ گئے۔ ابھی تک وھابی علماء میں سے کوئی بھی میدان مناظرہ میں نہ پہنچ سکا تھا علماء اہلسنت نے کتابوں والے بکس کھولنے شروع کئے جنکو دیکھ دیکھ کر وہابی دل ہی دل میں جل رہے تھے۔ علماء اہلسنت نے بصد احترام وآداب کتب مقدسہ کو پھٹیوں کے اوپر اونچا رکھا اور شاندار طریقہ پر ترتیب دے کر اور کمپیوٹر وغیرہ آن کر کے مکمل تیار ہو کر بیٹھے ہیں دیکھ رہے ہیں کہ کب وہابی مناظرین میدان مناظرہ میں اترتے ہیں۔ چنانچہ اچانک دیکھا تو آٹھ دس وہابی علماء قاضی عبدالرشید، مولوی طالب الرحمٰن، مولوی صفدر عثمانی، عمر ربانی، عبدالسلام بھٹوی یحیٰ عارفی، وغیرہ ہال میں داخل ہوئے حالت یہ تھی کہ ایک چادر میں چند کتابیں اُٹھائے ہوئے (جیسے کوئی بھینسوں کو چارہ ڈالنے جا رہا ہو) چہرے مرجھائے ہوئے بغض رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دلوں میں چھپائے

ہوئے گویا کہ گھر سے ہی شکست کھائے ہوئے آ رہے تھے۔ آتے ہی اپنی گستاخانہ روش کے مطابق کتابوں کو پاؤں میں نیچے رکھ دیا۔ اور پھر بعد میں بار بار کتابوں کے اوپر سے گزرتے رہے۔ اب اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ ویڈیو، آڈیو میں بھی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے اور مختصراً یہاں پر ملاحظہ فرمائیے۔ ایک طرف الوھیت ورسالت کے سچے علمبردار اور دوسری طرف گستاخ بیٹھے تھے۔ ایک طرف حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی، امام فضل حق خیر آبادی، امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم کے روحانی بیٹے بیٹھے تھے اور دوسری طرف شیخ نجدی کے چیلے بیٹھے تھے اہلسنت و جماعت کی طرف سے ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی مناظر۔ پروفیسر محمد انوار حنفی صدر اور مولانا محمد عابد جلالی و مولانا محمد اعظم اشرفی معاون تھے۔

ٹائم چونکہ کافی اوپر ہو چکا تھا اس لیے اہلسنت و جماعت بار بار تقاضا کر رہے تھے کہ مناظرہ شروع کیا جائے لیکن وہابیہ ایک دوسرے سے سرگوشیاں کر رہے تھے کہ کس طرح اپنے مکروفریب کا جال پھیلائیں تا کہ کسی طریقہ سے مناظرہ سے راہ فرار اختیار کر سکیں۔ چنانچہ بالآخر عارف ندیم ایڈووکیٹ صاحب نے مناظرہ کی شرائط پڑھ کر سنائیں اور وہابی علماء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تم اپنے مناظر۔ صدر اور معاونین کا اعلان کرو تا کہ مناظرہ کی کارروائی شروع کی جا سکے۔ قاضی عبدالرشید نے آغاز ہی میں موضوع بدلنے کے لیے تمہید شروع کی تو قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب نے ٹوک دیا۔ شیخ محمد حنیف صاحب نے کہا موضوع نہ بدلو پھر قاضی کہنے لگا موضوع بڑا مشکل ہے کہ آپ نے اہلحدیث کو گمراہ اور بے دین ثابت کرنا ہے۔ قبلہ ڈاکٹر جلالی

صاحب نے فرمایا اللہ کے فضل سے موضوع بڑا آسان ہے قاضی، اہلحدیث کی طرف سے متکلم سید طالب الرحمٰن۔ عمر صدیق اور یحییٰ عارفی معاون ہوں گے۔ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب نے فرمایا متکلم کا لفظ استعمال کر رہے ہو۔ مناظر کہو یہ لفظ آج بدل کیوں دیا ہے۔ قاضی میں نے عرض کیا ہے مناظر (متکلم) سید طالب الرحمٰن صاحب ہونگے۔ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب تم مناظرے سے دستبردار کیوں ہو گئے ہو۔ قاضی اس لیے کہ آپ نے مجھے پسند نہیں فرمایا۔ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب میری پسند تو یہ بھی ہے کہ تم شکست تسلیم کرلو کیا تم یہ مان لوگے قاضی۔ جی نہیں۔ ہر بات آپ کی نہیں۔ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب تم نے شرائط میں ہی اپنا آپ دیکھ لیا تھا مجھے آپ کے عزیزوں نے پیغام دیا تھا کہ قاضی صاحب کہتے ہیں کہ اگر چہ میں ہار بھی گیا میں مناظرہ کروں گا ضرور تو پھر تم نے راہ فرار اختیار کیوں کی۔ قاضی۔ میری تمہاری شرائط طے ہوئی تھیں لیکن آپ نے کہا کہ میں قاضی عبدالرشید کے ساتھ مناظرہ نہیں کروں گا کیونکہ وہ جاہل ہے۔ میں ساجد میر یا حافظ سعید کے ساتھ مناظرہ کروں گا۔ میں نے کہا میں ان کے مقابلے میں ان بزرگوں کو نہیں کسی اور کو پیش کرونگا۔ کیا آپ نے یہ بات کی تھی۔ ڈاکٹر جلالی صاحب، ہاں میں نے کی تھی اور اب بھی کہتا ہوں۔ آپ کے اُن دوستوں نے کہا تھا کہ آپ نے مناظرہ قاضی عبدالرشید ہی سے کرنا ہے میں نے منظور کر لیا۔ جواب دعویٰ: آپ نے لکھا اور شرائط طے آپ نے کیں آپ کو پہلے اپنی شکست لکھ کر دینا پڑے گی۔ پھر دوسرے مناظر سے بات ہوگی۔ قاضی یہ بات میری اور آپ کی ہوئی تھی۔ جب یہ پتہ تھا کہ مناظر میں ہوں آپ کے لیے تو پھر آپ نے بار بار کیوں کہا کہ مناظر کون ہے۔ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب شرائط بھی آج دوبارہ پڑھ کر سنائی گئی

ہیں۔ پھر تو یہ بھی نہیں پڑھنی چاہیے تھیں۔ آپ کو پہلے یہ لکھنا پڑے گا کہ میں مناظرہ سے دستبردار ہوں اور شکست تسلیم کرتا ہوں۔ اس کے بعد ہم نئے مناظر سے کھلے دل کے ساتھ مناظرہ کریں گے۔ یہ دستخط آپ کے ہیں اور آپ نے کہا تھا کہ میں ثابت کرونگا لہٰذا آپ کو پہلے اس میدان میں اُترنا پڑے گا۔ قاضی۔ گزارش یہ ہے کہ یہ شرائط مولانا میری اور تمہاری موجودگی میں لکھی گئی ہیں۔ آپ کے دستخط بھی موجود ہیں اور میرے دستخط بھی موجود ہیں۔ اگر ان شرائط میں لکھا ہے کہ قاضی عبدالرشید اور مولانا اشرف آصف جلالی صاحب مناظرہ کریں گے تو میں حاضر ہوں۔ اگر یہ لکھا نہیں ہے تو مولانا آپ کیوں بھاگتے ہیں؟ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب میں بھاگتا نہیں میں تو آپ کو بھگانے آیا ہوں۔ ایک تیر سے تین شکار کروں گا اللہ کے فضل سے۔ چار گھنٹے تم نے اُس دن واحد متکلم کے صیغہ سے کہا تھا کہ میں ثابت کرونگا میں کروں گا۔ ہمارے پاس کیسٹیں موجود ہیں اور پھر یکم جنوری کو تم نے دوبارہ دستخط کیئے اگر آپ نے مناظرہ نہیں کرنا تھا تو دستخط کیوں کیئے۔ قاضی کہاں دستخط اور کاغذ منتظمین کو تھما دیا جس پر قاضی خاموش ہو گیا، نتھا بٹ پچھلے سال مفتی بشیر صاحب والی مسجد میں سوال و جواب کا پروگرام ہوا۔ جس میں حضرت صاحب (ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی) نے جوابات دیئے اس کے بعد دوبارہ چٹ آئی کہ ہم مناظرہ کرنا چاہتے ہیں، تو حضرت صاحب نے فرمایا، میں حلفاً یہ بات کہتا ہوں کہ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ میرے پائے کا بندہ لاؤ۔ جس نے پی ایچ ڈی کی ہو اور سٹیڈیم میں اجازت تم لے لو میں مناظرے کیلئے تیار ہوں تو ہر بندہ جو صاحب علم ہے وہ چاہتا ہے کہ میں کسی صاحب علم سے بات کروں تو اس میں اگر حضرت صاحب نے یہ کہا ہے کہ میں قاضی عبدالرشید

سے مناظرہ نہیں کروں گا تو قاضی عبدالرشید کو چاہیے تھا کہ اس پر دوبارہ دستخط نہ کرتے
اور اس کو فائنل نہ کرتے اب جس وقت دستخط کر دیئے ہیں، اب مناظرہ نہ کرنا یہ
انحراف ہے، اور اسی کو منحرف ہونا کہتے ہیں، یہ مناظرے سے انحراف ہے، قبلہ ڈاکٹر
جلالی صاحب (جس وقت فریقین میں سے کچھ کہہ رہے تھے کہ میں گزارش کرتا ہوں،
میں گزارش کرتا ہوں) (گرجتی ہوئی آواز سے سب کو خاموش کرا کے فرمایا) کوئی
گزارشیں نہ کرو قاضی صاحب زندہ ہیں میری بات کا جواب دیں، انہوں نے کیوں
یکم جنوری کو دستخط کیے ہیں اگر مناظرہ نہیں کرنا تھا۔ مولانا محمد عابد جلالی، (قاضی
عبدالرشید کو مخاطب کرتے ہوئے) قاضی صاحب کیا ہوگیا ہے، صرف شرائط طے
کرنے کا ہی شوق تھا، اب کیوں نہیں سامنے آرہے اب آؤ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب
(بازو کو لہراتے ہوئے) لاؤ لاؤ کوئی نجد سے اٹھا کر لے آؤ، کوئی نجد سے اٹھا کر لے آؤ
اور نعرے لگائے آیت قرآن پڑھ کے (اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا) ترجمہ، یہ صرف
بھاگنا چاہتے ہیں، قاضی صاحب میدان مناظرہ سے فرار، جب بہت شور ہوا تو قاضی
عبدالرشید ہال سے باہر نکل گئے، محمد عابد جلالی قاضی کدھر گیا، قاضی کدھر گیا، قاضی کو
بلاؤ قاضی کو بلاؤ، وہابی کنٹرولر کو بلا کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا ٹائم 11:00 بجے کا تھا اور
ابھی تک مناظرہ شروع نہیں ہوسکا......اب بلاؤ قاضی کو غلام مرتضی ساقی سنیو مبارک
ہو جلالی صاحب کے مقابلہ میں قاضی عبدالرشید دوڑ گیا ہے قاضی دوڑ گیا قاضی دوڑ
گیا، قاضی نس گیا قاضی نس گیا، مولانا محمد عابد جلالی ایک منٹ ایک منٹ (خاموش
کراتے ہوئے) پورے میدان مناظرہ میں ویڈیو مار کر دیکھو کہیں قاضی نظر آتا ہے،
نعرہ بازی نعرہ تکبیر۔ نعرہ رسالت......قاضی عبدالرشید برآمد، کافی دیر بعد جب قاضی کو

پکڑ کر لا رہے تھے تو قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب نے فرمایا مجرم کو پکڑ کر لا رہے ہیں، مجرم
برآمد ہوگیا ہے، مجرم برآمد ہوگیا ہے، قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب، ڈاکٹر صاحب کھڑے
ہو کر اور سب کو خاموش کرا کے میں سید طالب الرحمٰن سے اسی وقت انہیں شرائط پر اسی
موضوع پر مناظرے کیلئے تیار ہوں صرف ایک شرط ہے کہ پہلا مناظر قاضی عبدالرشید
اپنی شکست لکھ کر دے۔ قاضی، ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی نے فرمایا ہے کہ قاضی
عبدالرشید پہلے لکھ دے کہ میں نے مناظرہ نہیں کرنا، قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب شکست
لکھ کر دیں شکست لکھ کر دیں شیخ محمد حنیف صاحب اگر قاضی لکھ کر نہیں دیتا تو مناظرہ
کرے، ساڑھے بارہ ہوئے ہیں، عباس نورانی صاحب قاضی عبدالرشید کو مخاطب کر
کے قاضی صاحب حوصلہ کر لو کیا بات ہے چھوڑو آپ خود مناظرہ کرو۔ محمد عابد جلالی،
(وہابیہ کو مخاطب کرتے ہوئے) کیا مسئلہ ہے نہیں ہوسکتا مناظرہ۔ جلدی کرو شروع
کرو جلدی کرو ٹائم تھوڑا ہے جرأت ہے تو لاؤ کسی کو سامنے لاؤ لاؤ جس کو چاہتے ہو لاؤ
قاضی کو لاؤ طالب الرحمٰن کو لاؤ حافظ سعید کو لاؤ ساجد میر کو لاؤ لاؤ تو سہی کسی کو میدان
میں لاؤ تو سہی، قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب (جب ایک پہلوان نما وہابی مولوی درمیان
میں ٹہلنے لگا) حضرت تم جا کر وہاں بیٹھ جاؤ تمہیں کیا تکلیف ہے میں تمہیں بھی رگڑا
دیتا ہوں تم پہلوانوں کی طرح پھر رہے ہو انتظامیہ، ان (وہابی علماء) سے ہماری بات
طے ہوگئی ہے دو معاون اور ایک مناظر یا چار معاون ہونگے اور پانچ ویڈیو کیمرے
چلائیں گے اسی موضوع پر پاکستان کے کسی مولوی کا تعین کر لیں، جگہ کا تعین ہم کر لیں
گے پانچ کیمرے لگا دیں گے، اندر اور کوئی آدمی نہیں جائیگا، قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب
ہم نے شکست لکھوانے کے بغیر نہیں چھوڑنا آج شکست لکھیں پھر جس کو چاہیں نجد

سے اٹھا کر لے آئیں، پورے ٹائم میں ایک بار بھی مولوی طالب الرحمٰن نے اپنے زبان سے مناظر ہونے کا اقرار نہ کیا اور نہ ہی بات کی، ایک مرتبہ جب وہ اٹھ کر بولنے لگا تو ڈاکٹر جلالی صاحب نے فرمایا تم حضرت تشریف رکھو تمہاری بات بھی سنیں گے، حوصلہ کرو تمہاری ابھی باری نہیں آئی تمہیں بھی ٹھنڈا کرتے ہیں، وہ مولوی صاحب پہلے بولیں (قاضی عبدالرشید کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) ان کو قاضی عبدالرشید کہتے ہیں، انکو بولنے دیں وہ گونگے تو نہیں ہیں انکو بولنے دیں جو سوچ میں پڑے ہوئے ہیں صفدر عثمانی صاحب ساتھ ہیں وہ گواہ ہیں کیوں نہیں ڈاکٹر جلالی صاحب (آصف شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے) اوہ چھوٹے تم نے کیا کیا ہے۔ میں نے تجھے کہا تھا کہ یہ مناظرہ نہیں کر سکے گا۔ تم نے میرا پورا ڈیڑھ ماہ ضائع کیا ہے۔ اب اُٹھاؤ اس کو اب ان کی شکست میں بیس منٹ رہ گئے ہیں لاؤ لاؤ نا جلھن کو سامنے لاؤ۔ قرآن پر پاؤں کرنے والا! قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب (سب کو خاموش کراتے ہوئے) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم۔ آج کا دن اہلسنت کی بہت بڑی فتح کا دن ہے۔ آج ہمارے سامنے ان کے پانچ مناظر شکست کھا رہے ہیں اور اللہ کے فضل سے ہم نے یہ کتابوں کے انبار لگائے ہوئے ہیں اور ابھی تک کوئی ہمارے سامنے نہیں آ رہا۔ نعرہ بازی شیدا ٹلی ٹلی ہائے ہائے شیدا ٹلی ٹلی ہائے ہائے۔ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب (جب انتظامیہ نے کہا پلیز اب کافی ہو گیا ہے پھر) نہیں نہیں پہلے شکست لکھیں پھر نکلنے دیں گے۔ یہ کوئی تک ہے مناظرہ کوئی بچوں کا کھیل ہے چیلنج کر کے پھر بھاگتے ہو۔ پہلے شکست مانو تب جانے دیں گے۔ ورنہ ہم نہیں جانے دیں گے۔ مولانا محمد نواز بشیر جلالی (قاضی عبدالرشید کو مخاطب کرتے ہوئے) اوئے

آ۔ اوئے آ ہمارے شیر کے سامنے آ۔ بول تو سہی بات تو کر۔ اُٹھ بھی نہیں سکتا تجھ میں جرأت ہی نہیں ہے۔ نعرہ بازی۔ نعرہ تکبیر و رسالت جیوے جیوے جلالی جیوے۔ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب (بس بس بس خاموش کراتے ہوئے) چلو اگر جلھن نہیں کرتا تو طالب الرحمٰن آ جائے۔ نعرہ بازی للکار للکار ہے شیر کی للکار ہے۔ محمد عابد جلالی: آ جائے آ جائے طالب الرحمٰن آ جائے کوئی تو آئے میدان میں کوئی تو............ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب: (جب بار بار للکارنے کے باوجود طالب الرحمٰن سامنے نہیں آ رہا تھا) ہم طالب الرحمٰن سے کریں گے جیہڑا آیا اے اوہ تے نہ جاوے اساں طالب الرحمٰن نوں جان نئیں دینا۔ (آصف شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے) اوئے طالب الرحمٰن نوں لے آ بچو۔ اُو طالب الرحمٰن نوں تے.................. کنٹرولر محمد جمیل اعظم بٹ صاحب: (قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے) جناب تم نے ان کے ساتھ مناظرہ رکھا کیوں تھا۔ ان میں تو اتنی جرأت ہی نہیں ہے۔ قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب ہم نے ان کے اصرار پر رکھا ہے۔ (جب انہوں نے طالب الرحمٰن کو بچانے کے لیے شور کیا) تو ڈاکٹر جلالی صاحب نے فرمایا چلو پکڑو پکڑو جو آتا ہے اس کو تو پکڑو جو سامنے ہے (طالب الرحمٰن) اس کو تو پکڑو۔ بالآخر وہابیوں کی طرف سے مناظرہ میں منتظم شیخ محمد فاروق سیکرٹری جنرل مدرسہ نمرہ اپنے بھائی شیخ مقصود اور شیخ محمود کو لے آیا۔ انہوں نے ننھا بٹ صاحب کی منتیں کیں۔ کہ آپ کسی طرح ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب سے کہو کہ اب چھوڑ دیں اب جانے دیں شیخ مقصود اور شیخ محمود قبلہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب اور پروفیسر محمد انوار حنفی صاحب اور دیگر علماء اہلسنت کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے اور کہا چاچو ننھا بٹ کی بات سنیں۔ ننھا بٹ صاحب یہ شیخ

مقصود اور شیخ محمود میرے بیٹے ہیں۔اس کی بنیاد ہی ناقص ستونوں پر ہوئی ہے۔تو اوپر لینٹر بھی اتنا ہی کھڑا ہونا تھا۔پلیز تمہاری مہربانی ہے۔پلیز تمہاری مہربانی ہے۔قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب نہیں نہیں ہم نہیں جانے دیں گے۔(آصف شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے) پھر بٹ صاحب سے کہا ہم نے بڑی مشکل سے وقت نکالا ہے انہیں کہو مناظرہ کریں طالب الرحمٰن کو لاؤ میرے سامنے طالب الرحمٰن کو لاؤ۔

انتظامیہ

شیخ محمود اور شیخ مقصود نھا بٹ صاحب مدرسہ نمرہ کی انتظامیہ اور دیگر وہابیوں نے کہا پھر یہ ہے کہ اپنے ساتھ دو معاون لے لو تین تم اور تین وہ اس چھوٹے کمرے میں بیٹھ جاؤ ہم سب چلے جاتے ہیں تم مناظرہ کرو ہم ویڈیو دیکھ لیں گے۔قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب ہمیں منظور ہے۔نھا بٹ صاحب دونوں باتوں میں سے جو منظور ہے۔حضرت وہ کر لو۔قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب ہم مناظرہ کرنے والی شق پر متفق ہیں۔قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب نے اُٹھ کے اعلان کیا پہلے مناظر کو شکست کھائے دس منٹ گزر گئے ہیں۔ابھی تک دوسرا مناظر طالب الرحمٰن سامنے نہیں آرہا۔

منتظم مناظرہ: شیخ فاروق اپنے بوڑھے باپ شیخ خوشی محمد کو بھی لے آیا اور دیگر وہابی نھا بٹ کو ساتھ لے کر آئے تو نھا بٹ نے کہا حضرت میں پھر درخواست کرتا ہوں باہر چوک میں لوگوں کا رش ہو گیا ہے۔پھر پلیز......اس دوران وہابی فرخ وغیرہ جو پہلے مد مخالف کھڑے ہو کر نعرے مار رہے تھے اب ہاتھ جوڑ رہے تھے۔قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب چلو بٹ صاحب ہم تمہاری خاطر صرف تمہاری خاطر

اور تمہاری وجہ سے ورنہ ہم نے تو دل جلا کر سر بام رکھ دیا۔نھا بٹ بہت مہربانی بہت مہربانی پلیز آپ حجرے میں تشریف لے چلیں۔قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب چلوان کو لے چلو پہلے ان دونوں کو میرے آگے لگاؤ۔نھا بٹ وہ (طالب الرحمٰن قاضی عبدالرشید اور صفدر عثمانی) تو چلے گئے ہیں۔قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب اچھا وہ چلے بھی گئے ہیں۔اس سے قبل جب قاضی عبدالرشید نے تھوڑا سا قریب ہو کر ڈاکٹر جلالی صاحب سے کہا جلالی صاحب آجائیں تو ڈاکٹر جلالی صاحب نے کہا میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔تم نے میرے ساتھ بڑی بے وفائی کی ہے۔مناظرہ رکھ کے نہیں کیا۔میدان مناظرہ سے پہلے قاضی عبدالرشید جلھن، طالب الرحمٰن اور صفدر عثمانی نکل کر حجرے میں جا بیٹھے اور پھر بعد میں منت سماجت کر کے نھا بٹ صاحب قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب اور پروفیسر محمد انوار حنفی صاحب کو حجرے میں لے گئے اور پھر مدرسہ نمرہ سے بھی پہلے قاضی عبدالرشید وغیرہ نکلے اور بعد میں قبلہ ڈاکٹر جلالی صاحب نکلے۔سب اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے اور سنی احباب جو مدرسہ نمرہ کے گیٹ پر کھڑے تھے اُنہوں نے باہر نکلتے ہوئے اپنے علماء کرام کا خوب استقبال کیا۔عبدالجبار صاحب وغیرہ نے ڈاکٹر جلالی صاحب کو پھولوں کے ہارے پہنائے اس طرح شان و شوکت سے مناظرین اہلسنت وہابیوں کے گھر میں ان کو شکست فاش دے کر جا رہے تھے اور وہابی علماء اور عوام دیوار کے ساتھ چمٹے ہوئے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔فتح کا جھنڈا گاڑتے ہوئے علماء حق اپنے جانثار احباب کے ہمراہ خلیفہ محمد بشیر صدیقی صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچے وہاں تقریب فتح کے ساتھ ظہرانہ بھی ہوا۔پھر 27 جنوری جمعۃ المبارک کو گوجرانوالہ میں فتح کے بینر

آویزاں کیے گئے اور جشن فتح منایا گیا اور ڈاکٹر صاحب نے اعلان کیا کہ آئندہ بھی ہم انشاء اللہ تعالیٰ باطل کی سرکوبی کیلئے تیار ہیں۔

منجانب: مرکزی جماعت اہلسنت وسنی تحریک گوجرانوالہ

چونکہ مدرسہ نمرہ کی وھابی انتظامیہ نے خیانت کی۔ عہد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بار بار بجلی بند کی اور پھر ویڈیو پیچھے ہٹا دیئے۔ اسلیے بہت سے مناظر ویڈیو سی ڈی میں نہیں آسکے لیکن آڈیو کیسٹ اور سی ڈی میں واضح سب کچھ سنا جا سکتا ہے اس پمفلٹ میں مناظرہ کی جو روائیداد لکھی گئی اس کو لفظ بالفظ آڈیو سی ڈی و کیسٹ سے سنا جا سکتا ہے اور بعض مناظر ویڈیو سے دیکھے جا سکتے ہیں جبکہ شرائط کی چار گھنٹے کی کیسٹیں بھی موجود ہیں نیز مناظرہ سے پہلے اور مناظرہ کے وقت کی تمام روائیداد پر عینی شاہد جن کا ذکر اہلسنت کی طرف سے موجود ہے بھی گواہی دینے کو تیار ہیں۔

نوٹ: شرائط مناظرہ کا مرحلہ مناظر کے تعین کے بعد تھا کیونکہ مدعی کے جواب میں جواب دعویٰ لکھ کر دینے والا ہی مدعی مناظر کا فریق مخالف ہوتا ہے چنانچہ شرائط صرف مناظرہ کے انتظامی امور کی تھیں نیز صدر اور معاونین کا تعین باقی تھا دونوں طرف سے مناظر کا تعین دعویٰ اور جواب دعویٰ پر دستخط سے ہو گیا تھا اسلئے قاضی عبدالرشید نے خود اپنی زبان سے بحث کے دوران جواب دعویٰ پر دستخط کرنے سے پہلے یہ تسلیم کیا تھا۔ میں نے ثابت کرنا ہے کہ وھابی صحیح العقیدہ طائفہ ہے بعد میں ٹائم کی تقسیم پر بھی یہ کہا تھا (ایہہ دس منٹ دی ٹرن لان پھر میں دس منٹ دی ٹرن لاواں گا اسکے بعد ایہہ پنج منٹ دی تے میں پنج منٹ دی اسطرح ٹرناں چلدیاں رہن گیاں آخری ٹرن ہووے گی آخری ٹرن میری اوہ میں دس منٹ لاں گا ایہہ پنج منٹ بولن گے) اسلئے مناظرہ کے وقت جب قاضی نے راہ فرار اختیار کی

تو اتمام حجت کے طور پر پہلے قاضی عبدالرشید کو مناظرہ کرنے یا شکست لکھنے پر مجبور کیا گیا اور اس نے عملاً فرار اختیار کیا دوسرے نمبر پر مولوی طالب الرحمٰن کو مناظرہ کے لئے للکارا گیا لیکن کافی وقت گذر جانے کے باوجود مولوی طالب الرحمٰن نے مناظرہ کرنے تو کجا بطور مناظر اپنے آپ کو پیش بھی نہیں کیا جیسا کہ آڈیو میں ہے

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ

مناظرہ کے دن مدرسہ نمرہ سے قاضی عبدالرشید اور طالب الرحمٰن وغیرہ پہلے نکلے اور قبلہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب بعد میں نکلے۔ علماء اہلسنت کے چلے جانے کے بعد وہابی مولوی دوبارہ مدرسہ نمرہ میں جمع ہوئے اور انہوں نے ایک جعلی CD تیار کی جو انکی اخلاقی پستی پر ایک واضح دلیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

دعویٰ

ہمارا دعویٰ ہے کہ وہابی طائفہ (غیر مقلد) ایک گمراہ طائفہ ہے
اس پر پہلے مناظرہ ہو گا۔ اگر وہابی اپنا ایمان صحیح
ثابت کر سکیں تو مسئلہ تقلید پر دوسرے نمبر پر گفتگو ہو گی۔

محمد اشرف آصف جلالی

محمد اشرف آصف جلالی

جواب دعویٰ

مذکورہ بالا دعویٰ ہمارے لئے سراسر الزام ہے ہم
انشاء اللہ ثابت کریں گے کہ غلط ثابت کریں گے اور ثابت کریں گے
گمراہ کون ہے۔

قاضی عبد الرشید ارشد

قاضی عبد الرشید ارشد

09/12/2005

محمد اشرف آصف جلالی اور قاضی محمد عبد الرشید کے مناظرہ کی کنفرمیشن

تحریری دستخط

انشاء اللہ تعالیٰ ۲۵ جنوری ۲۰۰۶ء کو گیارہ بجے
مناسب جگہ اور انتظام کی حتمی شرط پر مذکورہ شرائط
کے مطابق مناظرہ ہو گا۔ محمد اشرف آصف جلالی

۳۰-۱۲-۲۰۰۵

مذکورہ بالا شرائط کے مطابق ۲۵ جنوری ۲۰۰۶ء کو
مناظرہ ہو گا
انشاء اللہ
قاضی عبد الرشید ارشد
۱-۱-۲۰۰۶

[illegible]

آصف حسین شاہ

13/01/2006